الحمد لله رب العالمین
دربیہ زبان مسرت تواماں صوفیوں کا یار دردمندوں کا غمگسار واعظوں کا محبوب خطیبوں کا
مطلوب، رونق بزم میلاد گلدستہ باغ ارشاد از تصنیف منیف و ترصیف لطیف
جناب مولوی حافظ محمد رفیق صاحب واعظ نقشبندی مجددی سفیر انجمن امر الصوفیہ بمبئی
المسمی بہ
گنجینۂ مواعظ
یعنی نعتیہ
دیوان واعظ
اسم تاریخی
عیدی بخشش
نذر گزرانیدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی تر ز آب حمد کن برگ زبانم را | نسیم غنچۂ گوش اصم گردان بیانم را

حمد وافر اُس سخنور ملک الکلام کو زیبا ہے کہ جس نے دیوان بدن کو رباعی عناصر اربع اور مخمس
حواس خمسہ سے آراستہ کیا۔ اور بیاض آسمان کو نظم و نثر بنات النعش و پروین و مصرعہ
برجستہ ہلال سے حسن دلآویز بخشا۔ اور قطعہ زمین کو اذہار۔ انوار قدسیہ و گلہائے اسرار
نامتناہیہ سے بمضمون کانہا کوکب دری یوقد محلی و مجلی فرمایا تعریف قدرت کاملہ اُس کے
کی ایسی نہیں ہے کہ جس کی تشریح میں قافیہ نطق تنگ نہو اور توصیف صنعت بالغہ اُس
کے کی اسقدر نہیں ہے کہ جس کی تفسیر میں عقل کل دنگ نہو جل جلالہ و اعظم شانہ
نعت مکاشر اُس تاجدار انا افصح العرب والعجم کو روا ہے کہ اسم شریف جسکا مطلع قصیدہ
موجودات اور ذات لطیف جس کی مقطع غزل کائنات ہے اور مثنوی ہشت بہشت تقریظ
رسالت اُس کی سے مزین اور کلیات نشاتین شیرازہ بندی نبوت اُس کی سے مجلد ہے
صلی اللہ علیہ وسلم اور تحیات بے غایات آل اطہار و اصحاب کبار پر کہ جنہوں نے اپنے
جہاد و تبیح اور سعی ہر ربع سے مسدس عالم کو مجموعہ تجلیات بنایا رضوان اللہ
علیہم اجمعین اور نزول رحمت ہو ارکان دین و ملت یعنی ائمہ مجتہدین و پیران طریقت پر کہ
کہ جن حضرات کے فیوض روحانی کے سبب سے ہم گمرہان وادی ضلالت کو سیدھا
رستہ خداپرستی کا نظر آیا۔ اما بعد تو دہ ملامت و ہمردیف خجالت جویائے طریق

تحقیق بندۂ محمد رفیق حنفی المذہب نقشبندی المشرب خلف جناب فیض مآب حافظ محمد ہدایت اللہ صاحب نقشبندی مجددی امام جامع مسجد ریاست بھرتپور صانہ اللہ عن حوادثات الدہور متوطن قصبہ چرخی دادری ساکن موضع کنواہ ضلع روہتک آشنایان بحر طویل سخنوری و صدر نشینان بساط بسیط نکتہ پروری کی خدمت سراپا برکت میں عرض کرتا ہی کہ اس فقیر کو نہ سخنوری پر فخر اور نہ شاعری کا دعوی یہ محض جناب جد امجد صاحب قبلہ و کعبہ حاجی و قاری حافظ محمد **رمضان شاہ** صاحب نقشبندی مجددی احمدی رحمتہ اللہ علیہ متخلص برمضان کا فیض تلمذ ہے اور مشائخ کی دعاؤں کا نتیجہ حضرت قبلہ رحمتہ اللہ کو نظم سے بہت شوق تھا چنانچہ مثنوی احسن القصص آپ کی تصنیف سے مطبع ابو العلائی آگرہ میں چھپی اور ایک رسالہ منظوم بنام مسواک نامہ مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا اور کتاب فضائل احمدی و مثنوی شہادت الحسنین کا کہ جن کو نہایت کوشش سے نظم کیا تھا طبع کرانے کا خیال تھا کہ یکایک ۴ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ روز شنبہ کو جامع مسجد بھرتپور کے حجرے میں حلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات بھی کرامت سے خالی نہیں تھی کہ جس ماہ و تاریخ میں پیدا ہوئے تھے اسی ماہ و تاریخ میں ۸۰ برس کی عمر پا کر دنیا سے پردہ فرمایا آپ کے نام مبارک کی وجہ تسمیہ بھی یہی تھی آپ کا عرس شریف ۴ رمضان کو ریاست بھرتپور میں انجمن اسرار الصوفیہ کے اہتمام سے ہوتا ہے آپ کے محامد و مکارم دور دور مشہور ہیں اطراف بھرتپور میں قطب وقت مشہور ہیں آپ حضرت رئیس المحدثین جناب مولوی احمد سعید صاحب رح نقشبندی مجددی محدث دہلوی سجادہ نشین خانقاہ حضرت غلام علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ایسے مرید صادق و خلیفہ عاشق تھے کہ جب ذکر حضرت صاحب قبلہ کا زبان پر لاتے تو ایک آہ کا نعرہ مارتے اور رقت طاری ہو جاتی بسا اوقات حضرت صاحب قبلہ کی کرامات بیان فرمایا کرتے اور کہتے کہ برخوردار حافظ محمد ہدایت اللہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زندہ کرامات میں حضرت صاحب نے بطور پیشگوئی فرمایا تھا کہ تمہارے ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام ہدایت اللہ رکھنا وہ حافظ قرآن مجید بھی ہوگا چنانچہ ظہور میں آیا جد بزرگوار دو برس

تک حرمین شریفین میں حضرت احمد سعید صاحب رح کی خدمت میں حاضر رہے جب آپ بیت اللہ شریف سے وطن میں تشریف لائے تو مسلمانان بھرتپور نے آپ کی خوش الحانی کا شہرہ سنکر کہ آپ قاری کلیم اللہ صاحب ٹونکی کے شاگرد رشید تھے نہایت شوق وطن سے بلایا۔ اور سرکار بھرتپور سے منظوری لیکر امام جامع مسجد مقرر کیا تخمیناً چالیس برس امامت کی اور بوجہ ضعف پیری کے اپنی حین حیات میں جناب والد صاحب قبلہ مدظلہ کو بمنظوری جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست بھرتپور امام جامع مسجد (جو خاص سرکاری انتظام سے تعمیر ہوئی ہے) مقرر فرمایا جد امجد رحمتہ اللہ علیہ کو باوجودیکہ خاندان عالیہ نقشبندیہ میں حضرت احمد سعید صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے اجازت حاصل تھی مگر بوجہ غلبہ حال کے اکثر بیعت کرنے سے احتراز فرماتے حالانکہ نسب سادات سے تھے مگر بسبب نہ مسلسل رہنے سلسلہ حسب کے اپنے تئیں بمحاورہ عرب شیخ کہلاتے احقر نے ضمناً اپنا حال خاندانی اس لئے لکھدیا کہ پسماندگان یعنی برخوردار محمد لطیف و محمد شفیق طول عمرہ و عزیز القدر محمد صدیق و حفیظ الرحمن کے واسطے ایک یادگار باقی رہے المختصر اس مجموعہ کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھکر بعض پیر بھائیوں یعنی منشی اللہ داخاں و منشی عبدالرحمن خاں و منشی محمد صدیق صاحب وغیرہ بھرتپوری کے اصرار پر خصوصاً بسعی مشکور جناب صاحبزادہ مولانا مولوی مظہر اللہ صاحب نقشبندی مجددی امام مسجد فتحپوری دہلی طبع کرایا گیا۔ ناظرین سے امید ہے کہ فقیر کے حق میں دعائے خیر فرماویں اور چشم پوشی عیوب سے اپنی عالی ہمتی کو کام میں لاویں شعر

دیدۂ انصاف چو بینا شود ٭ در شمر د گرچہ کہ بینا بود

فقط والسلام علی من اتبع الہدی مورخہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ مطابق ۶ مارچ ۱۹۱۴ء

روز جمعہ محمد رفیق عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ردیف الف

ہو شکر کس زباں سے رب قدیر تیرا
ہر کام دو جہاں میں ہے بے نظیر تیرا

کل انتظام عالم ہے بے مشیر تیرا
اور بے زوال ہے سب ملک و سریر تیرا

خالق ہے ابتدا کا موجد ہے انتہا کا
کب ابتدا ہے تیری کب ہے اخیر تیرا

زیبا ہے تجھ کو شاہی لائق ہے کبریائی
محتاج ہے خدایا شاہ و وزیر تیرا

اشجار کل قلم ہوں دریا ہوں سب سیاہی
کب وصف لکھ سکے پھر جم غفیر تیرا

تسبیح میں ہی ہر شئے جو کچھ کہ ہے جہاں میں
جلوہ دکھا رہی ہے چشم بصیر تیرا

احسان گن رہا ہے اور شکر کر رہا ہے
ہر قطرہ رواں سے ابر مطیر تیرا

دائر ہے اور سائر از ارض تا بگردوں
چاروں طرف جہاں کے لطف کثیر تیرا

ڈوبا ہوں میں سراپا دریائے معصیت میں
مجھ کو ہے بس بھروسا اے دستگیر تیرا

بندوں میں اپنے شامل مستوں میں اپنے داخل
کر لے مجھے خدایا میں ہوں فقیر تیرا

مایوس مت ہو واعظ دیدار حق نما سے
ہے مصطفٰے یہ ظاہر حال زحیر تیرا

اداؤں میں تیری جلوے تیرے جان تیری بدن تیرا
ہر ایک شئے میں جمال و حسن ہے پرتو فگن تیرا

جو اہل معرفت ہیں سنتے ہیں وہ نے کے پردوں میں
ترانہ تیرا نغمہ تیرا الحجرا اور سخن تیرا

سمجھتے پہچان لیتے ہیں موحد ہر طریقہ سے
دکھا ہر رنگ میں کثرت کے گو ہو پیرہن تیرا

خیال قد میں تیرے سرو پر قمری کی کو کو ہے
شجر اُگتا ہے شاخ سے تجھکو بتاتا ہے
تیری جانب اشارہ گیسوے خمدار کرتا ہے

ترانہ سنج وحدت ہر ایک مرغ چمن تیرا
زباں بنکے بتا دیتا ہے ہر برگ چمن تیرا
دکھاتی ہے جلال و قہر چشم سحر فن تیرا

میری فکر رسا کو دیکھکر احباب کہتے ہیں
تجھے پہونچائے گا مقصد پہ واعظ حسن ظن تیرا

دل کیلئے ہے راحت ہر دم دھیان تیرا
سرگشتہ نشاں ہر اے بے نشان تیرا
خالی نہیں کوئی شئے جلوے سے تیرے مالک
تو پاک ہے پہ لوث عصیاں سے ہے ملوث

اور ہے غذائے روحی مولا بیان تیرا
ادنے سے تا باعلے سارا جہان تیرا
ہر شئے میں ہر مکاں میں ہوئے گمان تیرا
کیا وصف کر سکے پھر میری زبان تیرا

ہو جائیں دور دل سے واعظ کے وسوسے سب
باقی رہے ہمیشہ دل میں دھیان تیرا

عیاں ہر ایک نقطے سے ہے میری نکتۂ عرفاں کا
ظہور صبح صادق اُسکے جلوے سے نہیں خالی
جراحت اُسکے عاشق کے لئے ہے موجب راحت
میرے طرز سخن کو جانتا ہے جو موحد ہے
بظاہر قطرۂ ناچیز ہوں باطن میں دریا ہوں
نمونہ ہے قد موزوں کا ہر ایک نخل گلشن میں
ہوا ہوں آپ میں اپنا تماشائی تماشا ہے
کبھی آباد بھی ہوگا یہ گھر اجڑا ہوا میرا

مضامین حقیقت سے ہے پر ہر شعر دیوان کا
بنا ہے مہر عالمتاب ہر ذرہ بیابان کا
نظر آتا ہے زخموں میں تماشا صبح خندان کا
کہ انگشت شہادت ہے الف چاک گریبان کا
پتا لگتا ہے ہر غواص کو کب قعر عمان کا
پتا ملتا ہے ہر غنچہ سے سرو باغ عرفان کا
دل پہ داغ میں عالم نظر آیا گلستان کا
دل ویراں میں عالم تا کجا یارب بیابان کا

عیاں ہیں اسکی موجیں چشمۂ خورشید میں واعظ
پڑا ہے عکس اختر پہ اوسکے رو نمایاں کا

ہر اہل دل ہے بسمل صورت محبوب ذوالمن کا
بیاں کیا وصف ہو اے فخر عالم تیری مسکن کا

کوئی آنکھوں کا گھائل ہے کوئی کشتہ ہے چتون کا
بڑا ہے مرتبہ خلد بریں سے جس کے آنگن کا

عیاں ہے ہر گل تر سے تمہاری نعت یا حضرت
ثنا خواں ہے زبان حال سے ہر برگ سوسن کا

تیری تعریف مرغان خوش الحان کی زباں پر ہے
تیرے قد کا پتہ دیتا ہے ہر ایک نخل گلشن کا

ہمیں امید ہے محشر کے دن اے شافع محشر
گنہگاروں کے سر پہ ہوگا سایہ تیرے دامن کا

تعجب کیا ہے اعجاز نگاہ فخر عالم سے
اگر دینے لگے ہر سنگریزہ کام کندن کا

مثال کلک اے واعظ ہمیشہ سر بسجدہ رہ
یہ ہے اسلام کیا معنی جھکانا اپنی گردن کا

جہاں میں مرتبہ عالی ہے یا شاہ عرب تیرا
کیا حق نے جہاں پر فرض اعزاز و ادب تیرا

تپ فرقت سے مضطر ہے غلام جاں بلب تیرا
خیال روئے انور ہے مجھے ہر روز و شب تیرا

خدا بخشے گا محشر میں گنہگاران امت کو
شفاعت کے لیئے گر ہل گیا تھوڑا سا لب تیرا

بہر امت ہر پیمبر کو کھڑے ہیں بہر بخشائش
تو اس دم انبیا محشر میں منہ دیکھینگے سب تیرا

تجھے علم لدنی بھی عطا فرمایا خالق نے
اگرچہ کر دیا مخلوق میں امی لقب تیرا

خدا جب خود ثنا خواں ہے کلام پاک میں اپنے
رقم ہو پھر بھلا کیسے کسی کاتب سے کب تیرا

تو مداح محمد ہے نہ ہو مایوس رحمت سے
طفیل مصطفےٰ واعظ تجھے بخشیگا رب تیرا

ہوتا ہے یہاں آج تذکرہ سلطان رسل کا
بلبل کا فسانہ نہ یہاں ذکر ہے گل کا

یہ محفل اقدس ہے شہنشاہ عرب کی
جو باعث ایجاد ہے مخلوق میں کل کا

دکھلا دو جمال اپنا میں بیٹھا رہوں کب تک
بلبل کی طرح منتظر اب موسم گل کا

پروانے سے تو ضبط کا ڈھب سیکھ لو اے دل
کچھ کام نہیں عشق میں ہے نالہ و غل کا

کیونکر نہ بچیگا پرسش حشر سے واعظ
پیرو ہوں بدل جبکہ میں آں ختم رسل کا

عرش اعظم پہ گیا طالب مولا تنہا
محو لقا یہ ہوا خود شب اسرا تنہا

آپ کے خادموں نے کر دیئے مردے زندہ
زندہ کرتے تھے نہ کچھ حضرت عیسےٰ تنہا

ساری مخلوق ہوئی حسن پہ تیرے عاشق
حسن یوسف پہ تو شیدا تھی زلیخا تنہا

آپ کے نور سے پیدا ہوا سارا عالم
ید بیضا لئے بیٹھے رہیں موسی تنہا

صبر ایوب دم عیسی و صوت داود
جملہ اوصاف سے موصوف تو نکلا تنہا

معجزے جتنے رسولوں کو ملے تھے حق سے
ذات اقدس میں سبھی رکھتے تھے آقا تنہا

شکر کی جا ہے کہ پیدا ہوا ہادئ سبیل
مطمئن بیٹھے رہیں خضر ہمیشہ تنہا

شامل حال اگر ہوگی خدا کی رحمت
دل نہ گھبرائے گا مرقد میں کسی کا تنہا

فرط الفت سے تعجب نہیں واعظ حق نے
رکھ لیا سایہ فقط آپ کو بھیجا تنہا

انجمن آرائے بزم قدسیاں تو ہی تھا
کنت کنزاً مخفیا کا رازداں تو ہی تو تھا

پردۂ کثرت میں آکر چھپ گیا جان جہاں
دلربائے جانفزائے عاشقاں تو ہی تو تھا

چشم لیلی سے کئے سوراخ دل میں قیس کے
ناوک انداز نظر آئے دلستاں تو ہی تو تھا

تو ہی تھا نور نظر اور تو ہی تھا آرام جاں
مرہم زخم دل شوریدگاں تو ہی تو تھا

کچھ تجھے معلوم بھی ہے واعظ آشفتہ حال
خوش نوا اک مرغ وحدت آشیاں تو ہی تو تھا

بڑا ہے مرتبہ افلاک سے شان محمد کا
زمانہ جملہ ہے محکوم فرمان محمد کا

شبستان عرب روشن کیا نور ہدایت سے
جدھر دیکھو ادھر جلوہ ہے فیضان محمد کا

جلائے آپ کے صدقے سی امتیوں نے مردے بھی
ہوا ہے کسقدر رتبہ غلامان محمد کا

ہمیشہ زخم دل ہنستے رہینگے اسکے تا محشر
جو لذت یافتہ ہوگا نمکدان محمد کا

بڑے یاور ہیں قسمت کے جو رہتے ہیں مدینہ میں
میں تڑپوں ہند میں بیمار ہجراں محمد کا

خدا کی شان آتی ہے نظر صحرائے بطحا میں
بنا ہے طور ہر ذرہ بیابان محمد کا

کہاں جنت کہاں طیبہ کجا کوثر کجا زمزم
ہے رضواں ملتجی سیر گلستان محمد کا

ہوا واللہ وہ آزاد عالم کی بلاؤں سے
مقید جو ہوا ہے زلف پیچان محمد کا

خدا سے بخشوائینگے گنہگاران امت کو
بھروسہ ہے ہمیں یہ عہد و پیمان محمد کا

نہ کچھ خاطر میں لاویگا وہ نعمتہائے جنت کو
ہوا ہی میہماں جو خوان الوان محمد کا

ضرور اللہ بخشیگا گنہگاران امت کو
لحاظ آتا ہے رب کو چشم گریان محمدؐ کا

نکالا کفر کی ظلمت سے لیکر مشعل قرآن
ہوا ہر امتی ممنون احسان محمدؐ کا

نہ کچھ ہو پہنچیگا صدمہ تابش خورشید محشر سے
میرے سر پر رہیگا سایہ دامان محمدؐ کا

رہ عقبیٰ کو پایا ظلمت دنیا سے اندھوں نے
اوجالا ہو گیا جب نور فیضان محمدؐ کا

لطے رب حشر میں واعظ عجب کیا نعت پڑھنے کو
پڑے آوازہ محشر میں ثناخوان محمدؐ کا

محبو لیسے میدان قیامت میں گذر ہوگا
نہیں موجود اپنے پاس گر زاد سفر ہوگا

حساب ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ لیگا ہر ایک سے
خداوند تعالیٰ حشر میں جب عدل پر ہوگا

پسینہ میں ہر ایک ڈوبا ہوا ہوگا گنا ہوں سے
وہ دن ہوگا کہ جس کو دیکھکر پانی جگر ہوگا

خدا کے فضل سے ہو جاینگی سب مشکلیں آسان
زبان پر کلمہ طیب اگر آٹھوں پہر ہوگا

خدایا شرم رکھیو میری اس دن کی آفت سے
کہ جب اپنی بلا میں مبتلا ہر ایک بشر ہوگا

جہاں تک ہو سکے نیکی کئے جاؤ مسلمانوں
عمل جو نیک بن آیگا دوزخ کی سپر ہوگا

رسول اللہ کے نام مبارک کا میں عامل ہوں
نکیروں کا مجھے مرقد میں کیا خوف و خطر ہوگا

فدا سو جان سے اٹھ کر میں ہو جاؤنگا مرقد میں
نبی کا چہرہ انور اگر پیش نظر ہوگا

رسول ہاشمی حامی مرے ہو جاینگے واعظ
قیامت کے تزلزل سے مجھے کچھ بھی نہ ڈر ہوگا

کبھی فلک پہ کبھی بیر پہ حضور والا انہیں کو دیکھا
سر پر قوسین و تخت سدرہ پہ مسند آرا انہیں کو دیکھا

مقام محمود عرش و کرسی پہ جلوہ فرما انہیں کو دیکھا
بہار فردوس حور و غلمان کا حسن افزا انہیں کو دیکھا

تمام خلقت میں سب سے اول حبیب یکتا انہیں کو دیکھا

جلا دیا کرتے تھے جہا نمیں اگرچہ مردے جناب عیسےٰ
خدا سے کرتے تھے طور سینا پہ گرچہ جا کر کلام موسیٰ

جناب داؤد دست اقدس میں نرم کرتے تھے موم لوہا
بہت پیمبر ہوئے ہیں پیدا بہت سے مرسل ہوئے ہویدا

درخت اور پتھروں کو کلمہ مگر پڑھاتا انہیں کو دیکھا

یہ انکا ایک معجزہ تھا زمیں پہ سایہ کبھی نہ پڑتا
ہے اسمیں ایک رمز او مخفی تعجب اسمیں نہیں ہے اصلا

گردست دہے چشم حیراں | سرمہ بکشیم خاک ما را
رہ داد دلم ز درد ہجراں | در بزم تو نالہ و بکا را
دارم ز تو ایں امید گاہے | بر من نگہے کنی خدا را
بودیم بخواب استراحت | کاواز سروش داد ما را
ایں گفت کہ اے ملول محزوں | مجروح سہام عشوہ ہا را
گلدستہ نعت پیشکش کن | شاہنشہ عرش متکا را
در نعت نبی بکن شکر خا | طوطے زبان خوشنوا را
در بیخودی گشت مطلع موزوں | خجلت دہ مہر پر ضیا را

مطلع ثانی

اے زینت عرش کبریا را | وے باعث فخر انبیا را
از نور ید اللّٰہی بتابد | فرمان تو پنجہ قضا را
واللیل ثنائے زلف مشکیں | روئے تو نزول والضحیٰ را
زاداب پسے سلام گویم | بر روح جناب مصطفیٰ را
ہرگز نہ کنی ز دل فراموش | در وادئے حشر یاد ما را
من ہم ز تو آرزوے دارم | پُر کردہ دامن سخا را
از تابش آفتاب محشر | دہشت چہ غلام مصطفیٰ را
از بہر وساطت محمدؐ | رسمی است بمغفرت خطا را
آرائش خلد از وجودت | رونق ز تو گلشن سما را

باشد کہ کنیم سیر واعظ
در گلشن کوئے مصطفیٰ را

لطف نبی نہ کردے گر پاسبانی ما | غارت شدے متاع امن و امانی ما
سیر ریاض طیبہ چو نمی شود میسر | افسوس صد ہزاراں بر زندگانی ما

درحق ما غریباں گاہے نگاہ رحمت — در یاس و بے نصیبی کس نیست ثانی ما

ما غم میگزاریم از وصف غم زدایت — شد منحصر بہ مدح تو شادمانی ما

در بارگاہ احمد برسیم زود واعظ
باشد کہ بشنود او نعتے زبانی ما

خندید مرگ اعدا بر زندگانی ما — گلہ بخاطرے شد از بدگمانی ما

شبخوں زدست چشمی بر شادمانی ما — زامکان شرح افزوں شد جانفشانی ما

بیساختہ نگاہے افتاد بر جمالش — ظاہر ز بیخودی شد راز نہانی ما

در یاد شاہ خوباں چوں شعلہ میزند دل — دوزخ پناہ جوید ز آتشفشانی ما

از تیر ترک چشمش بجگر چہ رخنہا کرد — بستائد ہر لب زخم از خستہ جانی ما

لاغر چناں ز ہجراں گردید جسم زارم — در فہم کس نیاید از ناتوانی ما

آثار تند خوئی بر عارضش عیاں شد
برہم نمود واعظ نامہ رسانی ما

قصیدہ در مدح جناب حضرت قیوم ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

رضا جو رب سبحاں ہے مجدد الف ثانی کا — محمد دین و ایماں سے ہے مجدد الف ثانی کا

منادی کہہ رہا ہے ہر طرف اے عاشقو دوڑو — کشادہ باب فیضان ہے مجدد الف ثانی کا

طلبگاروں کی کیفیت بیاں سے میرے باہر ہے — مخالف بھی ثنا خواں ہے مجدد الف ثانی کا

ملیگا امن ہمکو گرمی خورشید محشر سے — ہمارے سر پہ داماں ہے مجدد الف ثانی کا

رہ عقبیٰ کو گمرہاں شرک و بدعت نے — وہ دل سر و چراغاں ہے مجدد الف ثانی کا

یہاں کا مبتدی اور منتہی اوروں کا یکساں ہے — طریقہ سب سے آساں ہے مجدد الف ثانی کا

برائے تشنگان وادی حرمان و محرومی — لبالب جام عرفاں ہے مجدد الف ثانی کا

تصور آپکا گو فرحبخش قلب ہے لیکن — بیاں بھی لذت جاں ہے مجدد الف ثانی کا

نہ دنیا میں آسے عسرت نہ عقبیٰ میں اسکو وحشت — مرید ایک ایک شاداں ہے مجدد الف ثانی کا

معارف اور حقائق کے دفاتر جسکے ازبر ہوں
وہ ایک طفل دبستاں ہے مجدد الف ثانی کا

عطا غوثیت اور قطبیت خاص اُنکا منصب ہے
ابد تک دور دوراں ہے مجدد الف ثانی کا

ولایت کے مدارج سے نہو محرومیت انکو
دل و جاں سے جو قرباں ہے مجدد الف ثانی کا

ہمارے حال پر روز ازل سے واعظ مسکیں
کرم بےحد و پایاں سے مجدد الف ثانی کا

ردیف بائے موحدہ

روئے انور سے ہے کم قدر دکان آفتاب
اور لب رنگیں سے ہے رشک لعل کان آفتاب

ڈھونڈھتا پھرتا ہے عالم میں تیرا ثانی کوئی
اس لئے خناک فلک ہے زیر ران آفتاب

روشنی چہرۂ انور کا جب آجائے خیال
طبع معنی رس سے گم ہوے بیان آفتاب

کیا جھلک ہے تیرے روضہ کی کلس کی مصطفےٰ
روبرو اُسکے ہوئی ہے کسر شان آفتاب

عکس گر ڈالیں رخ پر نور کا اعجاز سے
ذرۂ ناچیز ہو روشن بسان آفتاب

غیرت روئے منور سے نبی اللہ کے۔
پڑ گیا ہے داغ واعظ درمیان آفتاب

ہے ازل سے دل و جاں میرا فدائے یثرب
فوق رکھتا ہے سلاطیں پہ گدائے یثرب

جبکہ رکھتے ہیں وہاں نوا لئے جنت تشریف
کیوں نہ دلکش ہو بھلا آب و ہوائے یثرب

اسطرح سے میری آنکھوں میں سمائے یثرب
نظر آئے نہ زمانہ میں سوائے یثرب

نظر آنے لگے اللہ کی قدرت اُس کو
جسکی آنکھوں میں لگے خاک شفائے یثرب

رشک کی اس میں ہے کیا بات بھلا ائے واعظ
جس کو توفیق دے اللہ وہ جائے یثرب

ہے جسکا کہ نام عرش وہ ہے زینۂ محبوب
گنجینہ اللہ ہے گنجینۂ محبوب

کہتے ہیں خزانہ جسے - ہے وہ سینۂ محبوب
ہے مست شبوے می دوشینۂ محبوب

جبرئیل امیں خادم دیرینۂ محبوب

خورشید جہاں اُنکے کا ذرہ ہے قمر بھی
ہر دل سے صدا اُٹھتی ہی بس صل علی کی
تاروں کی مثال آپکے ہیں سارے صحابی
موسیٰ تو دعا کرتے رہے رب شرح لی
خالق نے مگر کھولدیا سینۂ محبوب

جھڑتے تھے گہر جب کہ نبی کھولتے تھے لب
تھے منتظر جودو سخا جن و بشر سب
بر لاتے تھے ہر عاجز و محتاج کا مطلب
اخلاق و محبت گئے گھر سے تہا ملبب
گنجینہ اسرار خدا سینۂ محبوب

ہے شان خداوند جہاں شان نبی کی
تعریف بھلا کس سے ہو پھر ایسے سخی کی
دشمن پہ دم معرکہ بھی رحم دلی کی
موسیٰ نے نہ قارون کی فریاد رسی کی
اور حال سراقہ پہ ذو کہا سینۂ محبوب

دل چیر کے جبرئیل امیں نے اُسے دھویا
واعظ بھی علم اول و آخر کا بھرا تھا
تا آپ کے دل میں نہ رہے الفت دنیا
معراج کی رفعت سے نہ دل آپکا کانپا
کس درجہ کشادہ تھا دلا سینۂ محبوب

ردیف بائے فارسی

لامکاں پر ہوا حضرت کا گذر آپ ہی آپ
مجھے آتے ہیں زمانہ میں نظر آپ ہی آپ
عرش پر پہنچے شہ جن و بشر آپ ہی آپ
جس طرف دیکھوں نظر آئیں اودھر آپ ہی آپ

مصدر فیض و کرم آپ کو دیکھا جدم
جانور آپ کے اعجاز سے ہوتے گویا
ہو گیا دل میں زمانہ کے اثر آپ ہی آپ
چلے آتے تھے بلانے سے شجر آپ ہی آپ

کیا مدینہ سے چلی آتی ہے تو باد صبا
آپ محبوب ہیں اور خلق خدا ہے شیدا
کھلے پڑتے ہیں میرے زخم جگر آپ ہی آپ
ہیں نظیر اپنی شہ جن و بشر آپ ہی آپ

نعت لکھنے سے مجھے فیض ہوا یہ حاصل
دل سے مضمون چلے آتے ہیں آپ ہی آپ

جیتے جی کے تیرے ساتھی ہیں جبا واعظ
دار دنیا سے کریگا تو سفر آپ ہی آپ

ردیف تائے فوقانی

اینجا بیا کہ وصف جمال محمدؐ است
اینجا بیا کہ بزم وصال محمدؐ است
مفتاح خلد ذکر خصال محمدؐ است
سرمایۂ نجات خیال محمدؐ است
دارند اہل مجلس او بر ملک شرف
عرش آستانہ صف نعال محمدؐ است
از فرش ارض تا بہ سما جملہ انس و جاں
مہمان خوان جود و نوال محمدؐ است

دنیا بخیر گذرد و عقبے شود حصول
واعظ چہ امتثال مثال محمدؐ است

کل مقاموں سے فزوں تر ہے مقام عبدیت
عرش اعظم سے ہے ملحق نردبام عبدیت
اولیا اللہ کو ہے یا عبادی کا خطاب
اور حبیب اللہ پہ ہے اختتام عبدیت
کبر و نخوت اور رعونت ہے شیاطیں کا شعار
ماعبدنا ماعرفنا ہے کلام عبدیت
مست ہے بیخود ہے وہ بیہوش ہے
پی لیا ہے جس کسی انسان نے جام عبدیت

عبدہ ورسولہ پر ہے نظر ہر ایک وقت
واعظ مسکیں ہے مشتاق کلام عبدیت

الطاف ایزدی سے ہے پر بہار جنت
دار السلام جنت دار القرار جنت
کرتے ہے نیک بختوں کا انتظار جنت
دیکھے گا فضل حق سے ہر دیندار جنت
مالک ہوا ہے رضوان خدمت سے مصطفے کے
پائے ہر ایک نبی کا خدمت گزار جنت
صدقہ سے مصطفے کے حرمت سے مرتضیٰ کے
ہمکو بھی تو دکھا دے پروردگار جنت

حصہ ہے مومنیں کا ورثہ ہے مسلمیں کا
واعظ ملے نہ کافر کو زینہار جنت

ماند ہے چہرۂ انور سے قمر کی صورت
کبھی دیکھی نہ سنی ایسی بشر کی صورت
جستجو کی تو بہت عقل نے لے نور خدا
نظر آئی نہ کسی طور کمر کی صورت
دل پر درد کو ہے سیر مدینہ کا شوق
کبھی دیکھوں میں محمدؐ تیرے در کی صورت
لوح دل سے میرے مٹ جائیں خیال فاسد
نام کندہ ہو ترا نقش حجر کی صورت

اب بلا لیجئے واعظ کو مدینہ میں رسول
یاں نظر آتی ہے دشوار گذر کی صورت

ردیف ثائے مثلثہ

جز سیر باغ طیبہ ہی سیر چمن عبث
بو مغز میں بسی ہے محمدؐ زلف کی
پڑھ لے درود نام شفیع الانام پر
قرب خدا حصول ہوا جب ہوئے شہید

جس میں نہو ے نعت وہ شعر و سخن عبث
آگے ہمارے مدحت مشک ختن عبث
اے دل تو کیوں ہی ثنا کئے رنج و محن عبث
دنیا کو چاہتے تھے حسین و حسن عبث

واعظ ضرور خاک میں ملنا ہی ایک روز
پھر اس تن کثیف پہ ہی حسن ظن عبث

ہے بہاروں پہ چلو بلبلو بستان حدیث
عفو عصیاں کے لیئے چاہئے سامان حدیث
سیر جنت جو کیا چاہئے چلا آئے ادھر
خوش نصیب ایسا زمانہ میں نہو گا کوئی

کسقدر تازہ ہی ہر اک گل خندان حدیث
ہر رگ ریشہ میں پیوستہ ہو فیضان حدیث
اور کرے شوق سے گلگشت گلستان حدیث
خانۂ دل میں ہو جس شخص کے مہمان حدیث

باغ فردوس جو دکھلائی وسیلہ یہی ہی
ہم نہیں چھوڑیں گے واعظ کبھی دامان حدیث

ردیف جیم عربی

خالق ہوا دیدار کا طالب شب معراج
تا سیر کرے عالم لاہوت کی محبوب
جبریل امیں کے بھی سمجھ جن سی تھی قاصر
جبریل تھے ہمراہ سواری کے جلو میں

پورے ہوئے حضرت کی مطالب شب معراج
یوں اُن کا بلانا تھا مناسب شب معراج
خالق نے بڑہائے وہ مراتب شب معراج
قدوسیاں پڑہتے تھے مناقب شب معراج

اس امت عاصی کی طرف واعظ مسکین

برداشت آہ کسکو ہو گا عذاب دوزخ
یارب دیکھائیو مت ہم کو تو باب دوزخ

یارب پناہ دیجو میری نجات کیجو
ہل من مزید ہوے جسدم جواب دوزخ

بیہوش خلق ہو گی اور کسمسا بلی پڑے گی
محشر کے روز جسدم ہو گا عتاب دوزخ

جب العطش پکاریں دوزخ میں دوزخی سب
برسا مار و کژدم کا منہہ سحاب دوزخ

کھائیں ضریع و زقوم اہل جحیم بے شک
پیوینگے پیپ اور خوں اہل عذاب دوزخ

پیٹھوں سے حمل والونکے حمل گر پڑیں گے
معلوم جبکہ ہو گا حال خراب دوزخ

جنت میں جائیں مومن صدقے سے مصطفے کے
کافر تمام ہوں گے جلکر کباب دوزخ

دنیا سے اور اہل دنیا سے کر تنفر
ہونگے اہل دنیا سارے کلاب دوزخ

ارکان سب ادا کر اسلام کے ہمیشہ
اعمال نیک ہونگے واعظ حجاب دوزخ

ردیف دال مہملہ

معلوم کسیکو نہیں اسرار محمد
اللہ تعالے ہے خبردار محمدؐ

تھی مصر میں یوسف کی خریدار زلیخا
یاں ساری خدائی ہے طلبگار محمدؐ

رہتا ہی شب و روز میری دل کو یہی شوق
دیکھوں میں کبھی شکل پر انوار محمدؐ

تاریکی عصیاں ہوئی معدوم جہاں سے
عالم میں جو تاباں ہوئے انوار محمدؐ

ہوتے ہیں شریک آن کے محفل میں ملائک
کس شان و تجمل کا ہے دربار محمدؐ

آسکو کبھی ارمان نہ رہے ظل ہما کا
ملجائے جسے سایۂ دیوار محمدؐ

واعظ تجھے بخشیگا خداوند تعالے
ہی تابع اصحابہ و انصار محمدؐ

دونوں جہاں سے برتر ہے بارگاہ احمد
عرش بریں سے بہتر ہے بارگاہ احمد

آئے نظر خدا ہی اسکو ہر ایک طرف سے
پڑجائے جس کسی پہ پایدک نگاہ احمد

ہم عاصیوں کے دل سے دہوئی سیاہی کفر
گویا ہوا ابر رحمت زلف سیاہ احمد

ہے خیر خواہ امت ذات رسول اکرم   اور ذات لایزالی ہے خیر خواہ احمد

کیا خوف اسکو ہوگا محشر کے زلزلہ کا
حاصل ہے جسکو واعظ پشت پناہ احمد

لسان شان حق شان محمدؐ   کہ واجب بود امکان محمدؐ
زمینی و سماوی جملہ مخلوق   شدہ ممنون احسان محمدؐ
مرا بیخوف کرد از ہول محشر   یقین و عہد و پیمان محمدؐ
نہ جبریل است واقف من چہ دانم   زحال راز پنہان محمدؐ
کشادہ عقدہ ہای معرفت شد   چہ فکر وصف دندان محمدؐ
شد آزاد از بلیات دو عالم   اسیر زلف پیچان محمدؐ
خدا لولاک فرمودہ بشانش   چہ گویم نعت شایان محمدؐ
رسائی با خدا گردید ما را   زبے تعمیل فرمان محمدؐ
ہزاران شکر گویم داوری را   کہ نمبود است دوران محمدؐ
چہ بینی چارہ گر زخم نمایاں   کہ پروردہ نمکدان محمدؐ

ترا کب امکہ روز حشر واعظ
درآیم زیر دامان محمدؐ

مرا اشتیاق لقائے محمدؐ   شدم از دل و جان فدائے محمدؐ
ریاحین و گل ہا چرا شد معطر   رسیدہ بہ بستان ہوائے محمدؐ
ندارند پروائے فردوس او شاں   کہ بینند بستاں سرائے محمدؐ
چہ خلق عظیمش چہ قلب سلیمش   جہان و تن از شمع رائے محمدؐ
بجو در شوق دیدار بیمار گشتم   نہ صحت شود جز دوائے محمدؐ
قمر گشت دو نیم در یک اشارہ   چہ انگشت معجز نمائے محمدؐ
فلک چون بچشم کواکب نہ نازد   کہ تاباں شد از خاک پائے محمدؐ
بہ محشر ہمہ عاصیاں را بخشد   رضائے خدا ہم رضائے محمدؐ

چہ در نعت حضرت غزل گوئی واعظ
خدا خود نمودہ ثنائے محمد

ردیف ذال منقوطہ

نعت لکھنے کیلئے لاؤں کہاں سے کاغذ
بھیجدے مجھ کو خدا باغ جنان سے کاغذ

نام سلطان رسالت کا لکھا ہو جسپر
بیگمان ہمکو وہ محبوب ہی جان سے کاغذ

پہ ملوث ہی معاصی سے وہ ہی پاک ضرور
نعت کیواسطے بہتر ہے زبان سے کاغذ

جس پہ لکھا ہو تیرا نام شفیع محشر
پھر وہ کیونکر نہ بچے نقص و زیاں سے کاغذ

ذات عالی کی حقیقت سکے لکھے کیونکر واعظ
کچھ بھی نسبت نہ رکھے راز نہاں سے کاغذ

ذات عالی ہی تیری واجب و امکاں کا اخذ
جسطرح سورہ الحمد ہے قران کا اخذ

نام ہے آپکا دیباچۂ دیوان کرم
اور وجود آپکا ہے دفتر احساں کا اخذ

تیری سنت ہی نبی مذہبوں کا لب لباب
اور محبت ہی تیری مجمع ایمان کا اخذ

ہے خلاصہ میرے مجموعہ کا حمد معبود
وصف اخلاق نبی ہی مرے دیواں کا اخذ

وصف حسن رخ انور کا لکھا ہے واعظ
میرا دیوان ہے یوں گلشن رضواں کا اخذ

ردیف رائے مہملہ

صلواۃ اُن پہ پڑھو یارو مودب ہوکر
آئے عالم میں جو رحمت سے ملقب ہوکر

شائع عالم میں ہوا مجمع امکان وجوب
نام نامی سے محمد کے مرتب ہوکر

حوض و کوثر دیا اللہ نے مقام محمود
واہ کیا رتبہ ملا حق سے مقرب ہوکر

آپ کے نور کا مظہر ہوا جسم آدم
باد و آب و گل و آتش سے مرکب ہوکر

جو تنگ ظرف ہیں واعظ وہ ابل پڑتے ہیں
کیا چھلکتے ہیں کہیں جاں طلب ہوکر

خاک طیبہ جو لگے آنکھ میں انجن بنکر
جلوے دکھلائے عجب شعلۂ ایمن بنکر

آتش عشق نے ہستی کو جلایا میرے
اور بھڑکاتے ہیں آنسو میرے روغن بنکر

نام رہ جائیگا تیرا ہی جہاں میں باقی
سیکڑوں خاک میں ملجائینگے مسکن بنکر

مر مٹوں گا ترے در پر تو خبر لے کہ نہ لے
میرا مشہد ہی ہیگا ترا آنگن بنکر

مثل گل ذکر خفی چاہئے تجھکو واعظ
غل مچاتا ہے تو کیوں بلبل گلشن بنکر

ہو نبی تجھپہ درود اور تیری یاروں پر
آل و اولاد پہ اصحاب پہ حقداروں پر

ہے فضیلت تیری دربار کو درباروں پر
فخر ہے تیرے غلاموں کو جہانداروں پر

نام تیرا لیا جاتا ہے اذاں میں ہر جا
نہیں موقوف منادی تیری نقاروں پر

مصحف پاک میں دیتا ہی خدائے عالم
تیرے وعدوں پہ شہادت تیرے اقراروں پر

کیسا پردہ ہی نظر سمجھے بہر حسنین
نزع کا وقت ہی مولا تیرے بیماروں پر

انبیا پر شہ ابرار کو ہے وہ ترجیح
جسطرح مہر درخشاں کو شرف تاروں پر

میرے یوسف ہی خریدار تیرا خود مولا
ہے وہ رونق تیری بازار کو بازاروں پر

آپکا بھیجنا مقصود تھا یوں خالق کو
رحمت اللہ کی نازل ہو گنہگاروں پر

جبکہ وہ مہر مبیں شرق عرب سے نکلا
پہلے چمکا حرم پاک کی دیواروں پر

عرش و کرسی پہ لکھا ہی ترا نام نامی
در فردوس پہ اور خلد کی دیواروں پر

راتدن پھرتے ہیں دیدار کی خواہش میں حضور
چاند سورج ہیں فدا آپ کے رخساروں پر

واقف اسرار نبوت سی ہوے کب جبریل
راز کھلتے ہیں کہیں غاشیہ برداروں پر

کٹ مرا ایک اشارہ میں زمانہ واعظ
ابروان شہ کونین کی تلواروں پر

بزم جناب سید ابرار دیکھکر
قدسی درود پڑھتے ہیں ہر بار دیکھکر

چلنے لگے قدم بقدم رہروان حق
اے ہادی سبل تری رفتار دیکھکر

غیرت دہ تجلی صد شمع طور ہیں
آنکھیں تری مزار کے انوار دیکھکر

قم باذنی کا اثر کہیں ہو اُن کی ٹھوکر — دم سے نجاتا ہو اُن کو گون کے سونا پتھر
منتظر اُن کی دعاؤں کا ہو واعظ اور — خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

خاک ہیں گرچہ ملے ہیں ولی زندہ ہیں مگر — فیض پاتے ہیں کرامات سے اُن کے اکثر
دیکھ لے اُن کے مزارات کو واعظ چلکر — خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

اُن کے اوصاف حمیدہ سے بھرے ہیں دفتر — متوکل ہیں نہیں گنتے ہیں سیم و گوہر
واعظ ان لوگوں نے مارا ہے یہ نفس کافر — خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ٹوٹی حالت میں رہا کرتے ہیں اہل جوہر — لعل کہلاتے ہیں گدڑی کی ہوں گرچہ اندر
مست میخانہ وحدت کے ہیں واعظ اکثر — خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ردیف زا

جبکہ مبعوث ہوئے جلوہ نمائے اعجاز — جو کسی نے نہ دکھایا وہ دکھائے اعجاز
بہر تعظیم نبی کعبہ بھی سجدہ میں جھکا۔۔ — ہو گیا صدقے سُنی جسنے صدائے اعجاز
پھٹ گیا مثل کتاں ماہ درخشاں دم میں — ارض افلاک پہ جب پھیلی ضیائے اعجاز
کھل گئیں کلیاں دلوں کی ہوئیں تازہ روحیں — باغ احمد سے چلی ایسی ہوائے اعجاز
مرض کفر سے دل جن کے تھے بیمار و حزیں — اُن کی بیماری کو شافی تھی دوائے اعجاز

بادشاہوں پہ اسے فخر ہے حاصل واعظ
جسکے سر پہ کہ پڑا ظل ہمائے اعجاز

نہ عبادت پہ بھروسہ نہ ریاضت پر ناز — ہم گنہگاروں کو ہے شافع امت پر ناز
اہل بطحا کے مراتب ہیں فرشتوں سے بلند — ہے بجا اُن کو مدینہ کی سکونت پر ناز

گل محبوبیت خاص سے پایا ہے شرف
چمنستان مدینہ کو ہے نزہت پر ناز

ناطقہ بند ہوا انکا کلام اللہ سے
جنکو دعوی تھا بلاغت پہ فصاحت پر ناز

امتی ہونے کی کرتے ہیں دعائیں موسی
ابن مریم کو ہے حضرت کی شریعت پر ناز

ذات پاک شہ لولاک سے ہے فخر آدم
اور جبریل کو ہے آپ کی صحبت پر ناز

فخر کرتا ہے تیرے کفش سے عرش اعظم
کیوں حلیمہ کو نہو تیری رضاعت پر ناز

ہم ہیں کیا چیز عمل نیک ہمارے کیا ہیں
ہم کو ہے بار خدایا تیری رحمت پہ ناز

فیض پیران طریقت کا سبب ہے واعظ
نہ سخن کا ہے مجھے دعوی نہ طبیعت پہ ناز

راحت جان اولیا ہے نماز
اور محبوب انبیا ہے نماز

قرۃ العین مصطفے ہے نماز
اور پسندیدۂ خدا ہے نماز

دافع زحمت و بلا ہے نماز
جملہ امراض کی دوا ہے نماز

سیر سے سیر دل نہیں ہوتا
وہ گلستان پر فضا ہے نماز

ملتی ہے زندگانئ جاوید
گویا سرچشمۂ بقا ہے نماز

ہے یہ انعام خاص منعم کا
ہر جگہ پاک پر ادا ہے نماز

آنی والی ہے اے عزیز اجل
تیری ہیہات کیوں قضا ہے نماز

کر ادا دل لگا کے پانچوں وقت
خلق الناس کا مدعا ہے نماز

نار دوزخ کیواسطے ہے سپر
اور کلید در سما ہے نماز

ہے یہ معراج مومنوں کیلئے
ایک ترقی کا سلسلہ ہے نماز

قیمت بوستان جنت ہے
موجب رحمت و رضا ہے نماز

چہرہ روشن ہو دل منور ہو
اور مجلئ دست و پا ہے نماز

ہے گرانئ پلۂ میزاں
باعث بخشش خطا ہے نماز

اس سے ہے قصر دین مستحکم
رکن دین متین کا ہے نماز

پاک و صاف اس سے جسم تہا ہے
آب سرچشمۂ صفا ہے نماز

گورِ تاریک میں نمازی کو
مثلِ خورشید پر ضیا ہی نماز

کیا حقیقت بیاں کروں واعظ
مظہرِ شانِ کبریا ہے نماز

ردیف سین مہملہ

پہنچا دے ای خدا در شاہ زمن کے پاس
رشک چمن کے پاس بہشت انجمن کے پاس

روضہ کے گرد گھوم کے یوں دردِ دل کہوں
ہو شور عندلیب کا جیسے چمن کے پاس

گھبرا کے حشر میں تپش آفتاب سے
آئیگی خلق جا حسین و حسن کے پاس

ہرگز نہیں ہے کسی عامل کی جستجو
ہو نقش تیرے نام کا جس مرد و زن کے پاس

واعظ نہ کچھ عذاب ہو گر آپ قبر میں
تشریف لائیں مجھ سے غریب الوطن کے پاس

آج میلادِ نبی کی ہی پیاری مجلس
واہ کیا نور علی نور ہے ساری مجلس

اہل مجلس کو شرف آج فرشتوں پر ہی
غیرتِ عرش معلی ہی تمہاری مجلس

کونسا طبقہ ہی جس میں نہیں ذکر محبوب
آسمانوں میں زمینوں میں ہی جاری مجلس

ٹھنڈک آنکھوں کو پہنچتی ہی دلوں کو راحت
موردِ فیض ہی اور رحمت با ری مجلس

اہل مجلس کی خطا بخشدی واعظ کی بھی
کرلے اللہ تو مقبول ہماری مجلس

ردیف شین مہملہ

حیطۂ عقل سے باہر ہے مقام درویش
زینۂ عرش بریں ہی لب بام درویش

ہند میں صبح ہی اور شام میں شام درویش
ایک جا پر نہیں ہوتا ہی قیام درویش

ذات مطلق میں فنا ہوتا ہی جسدم کہ وجود
حکم اللہ سے ملتا ہی کلام درویش

جبکہ دریا میں ملا قطرہ تو قطرہ ہے کہاں
ایک ہو جاتا ہی گمنامی سے نام درویش

ایک پیمانہ میں کر دیتا ہے بیخود واعظ
مئے توحید سے لبریز ہے جام درویش

مطلع اول

دل من بادیہ پیمائے ذکر د ہو بیابانش
دلم شمع فروز عشق و ویرانی شبستانش
شبستانیکہ زیبد گر بگویم کافرستانش
شبستانیکہ میگیرد خراج از گیسوئے خوباں
خیال آن نماید گر کسے بختش سیہ گردد
سیہ بختی اعدا میرد حصہ ز شام او
سوایدائے دل کافر یکے نقطہ از ان ظلمت
دران ظلمت نباشد باریابی عیش و راحت را
چہ کار آید عزیمت ہا دران ظلمت چو فکر و غم
اگرچہ روز شب کارش فتد در چشمۂ حیواں
پریشان و پشیمان و خراب و خستہ و مجنوں
برائے چشم زخم مدعیاں خاک میریزد

شرو عش لا الہ ہست و الا اللہ پایانش
سیاہی زلف شبگون و درازی زنجیرانش
درازیش چو زلف و لختہائے چراغانش
سیاہی میکند حاصل شب دیجور ہجرانش
کہ سرمہ در گلوئے کلک ریزد وصف بیانش
سیہ سازد زباں را ذکر ظلمات فراوانش
فراوان بخت ظلمتہا بعالم ظلم عصیانش
شبا شب دور بنماید رنج و یاس حرمانش
شدہ پنہاں بسے غول بیابان پیدا نانش
چنان آہے کہ باشد خضر حیران بیابانش
مثال قیس ہم فرہاد میگیرد دم بہ میدانش
کف پائیکہ شد غربال از خار مغیلانش

مطلع ثانی

دلم چوں نعل در آتش بود از سوز ہجرانش
چہ خونخواری بیک عشوہ برد دلہائے عالم را
فدائے میکشان بزم عشق آیا چہا باشد
برائے اطلاع میکشان بزم الفت را
زبند گیسوئے پیچان پریشانی کے شود حاصل
کسے را گر میسر جرعہ گردید بیخود شد
چنان پیمان شکن بجہان نیامد در نظر گاہے

شود شایان بگویم گرچہ آن شاہ گیرانش
کہ از درگاہ عشق آمد خطاب شاہ خوبانش
کہ در خاک سیہ بنہند بر بیرون شبستانش
بعالم رفتہ ہر جانب صدائے می پرستانش
کرش مانند یوسف مرغ دل قیدی زندانش
نمی گردد فرو ہرگز خمار جام فنجانش
بگذ مہتاب بیمودن بود الیقان پیمانش

ہیک عشوہ چو کردہ عاشقاں را قتل از شیون
گذشت از لامکاں فریاد و خوں در دمنداش

دم مشق ستم خون عزیزاں کرد در مقتل
بگویم ابر و خمدار یا شمشیر برانش

کند ہمراہ تا بو لم اگر آں بت قدم رنجہ
باستقبال بر آیند ارواح شہیدانش

نہد در جستجوئش گر کسے پا در رہ الفت
جگر سوزی و عریانی بود اسباب سامانش

مزارم گر کسے جوید برائے فاتحہ خواندن
نشانی میدہم اینک مجاور یاس و حرمانش

نباشد ہر کسے را طاقت و جرأت کند ہمت
بدرگاہی کہ میباشد حیا و رعب دربانش

فگند از بزم عشرت دور و حکم کوچہ گردی کرد
بوجہ ناشکیبائی چنیں فرمود تاوانش

تپید چوں ماہی بے آب عاشق از تپ فرقت
نباشد ماورائی شربت دیدار درمانش

تعال اللہ چہ زخم تیغ ظالم میدہد لذت
نباشد جز نمکداں مرہم زخم نمایانش

ہر زخم شکر جور جلادے کند ہر دم
کہ از تیغ تغافل کشت بی تعداد احسانش

بحمد اللہ چہ گنج عشق ہر جائے ہوس دارد
برائے حفظ بنہاد ند در دلہای ویرانش

مطلع ثالث

برآیند از پئے تعظیم ارواح شہیدانش
کند گاہی گہی باشد اگر گور غریبانش

تبسم ہر لب زخمی کند چوں صبح خندانش
کسیکہ از دل و جاں گشت مرہون نمکدانش

بشوق قتل طائر روحم چو قمری میکند کو کو
کہ گاہے گسترد سایہ براں سرو خرامانش

در معنی فراواں ریخت در داماں عقل کل
ز قعر طبع فکر من بغواصی عمانش

ز بس اندوختہ طبع مؤمنیم خرمن معنی
بود عرفی شیرازی یکی از خوشہ چینانش

بروحش کرد طبعم کار اعجاز مسیحائی
کہ از شیراز آمد روح سعدی آفرین خوانش

نہادہ مطلعی فکر نعماے مضامیں را
کہ باشد انوری زلہ ربای خوان الوانش

چہ فکری میکند زندہ مردۂ معنی
بجا دارم تو پنداری اگر عیسےٰ دورانش

عروس معنی جاں نثار من آمد پئے جلوہ
خریداری بعالم نیست کس غیر از سخندانش

زہی گلزار طبعم غنچہ اش معنی سر بستہ
بداحی شدہ روح القدس مرغ خوش الحانش

خهی شیرین نغمے نام محمد لب بلبل چسپید | که باشد طوطی طبعم یکے از عندلیبانش

مطلع رابع

زہے پیغمبر ذیجاه شان حق بود شانش | میان جمله مخلوقات واجب بود امکانش

زبان کلک من قاصر چه گوید نعت شایانش | کند دعوی مداحی کرا یارا دامکانش

نمود نام نعمای نعیم و خلد رضوانش | بدست افتاد زانکه ریزه پس مانده خوانش

کشاده سینه مداح میگردد بفیضانش | الم نشرح لک صدرک خدا چون گفت در شانش

بوصف روی انور والضحی والفجر شد نازل | که واللیل اذا یغشی ثنای زلف پیچانش

بدو تفویض فرموده کلید دوزخ و جنت | زمین و آسمان و عرش و کرسی زیر فرمانش

برای لعلهای اشک دامان گستر د رحمت | بجوش آید اگر ز امت چشم گریانش

کماهی حقیقت چون بعقل و فهم کس آید | حجابات تحیر افگند انوار عرفانش

هزاران شکر میگویم خداوند تعالی را | که در امت خیر الامم به نمود احسانش

شهادت داد معجز و کرامت سنگریزه ها | که سر بر خط نهاده از رسالت جن و انسانش

خطاب لن ترانی از جناب قدس کے آید | بچشم کور گر سرمه کشم خاک بیابانش

دم خاصان امت میکند کار مسیحائی | که زنده میکنند از حکم حق مرده غلامانش

زهی پیغمبری فخر بنی آدم شه عالم | دعاها کرد در امت شدن موسی عمرانش

تعجب چیست از سایه مبرا بود جسم او | نباشد سایه را سایه بجز ظل سبحانش

بدست افتاد یوسف را بقدر ذره از حسنش | خطاب از اهل عالم گشت حاصل ماه کنعانش

خهی روشن ضمیری مظهر انوار یزدانی | که روشن گشت از پرتو خورشید تابانش

چه گویم وصف کوبش کو مدار جمله عالم شد | گلستان تر و تازه که شد گلچین رضوانش

گهی در عالم علوی گهی در عالم سفلی | بجز الله واقف نیست کس از حال پنهانش

شده مزار بسوی جنت الفردوس روزن ها | بوقتیکه نظر افتاد بر گور غریبانش

چه دریابی چه درگاه خهی مرقد زہے گنبد | بجوید همسری کے گنبد گردون گردانش

فصیح افصح الفصحا بلیغ ابلغ البلغا
شدند اہل عرب عجمی بہ پیش قاطع برہانش

زمین و آسمان و عرش و کرسی ہست شد از نو
کہ چون اسم گرامی شد رقم بر لوح امکانش

خدا لا ترفعوا اصواتکم فرمود در قرآں
کہ مرغوب و پسندیدہ نہایت بود الحانش

بحکم انقض ظہرک سبک بر عرش اعظم شد
کہ لوث حوادث کے ملوث بود دامانش

بخیر مقدم او مژدہ گوئی عیسئ مریم
کہ باشد موسی عمراں یکی از چوب دربانش

عیاں از غنچہ و گلہای گلشن میشود مدحت
نوشتہ بر حواشی چمن از خط ریحانش

تمنا چشم من دارد کہ ہر شام و سحر روید
خس و خاشاک درگاہ علاجات نثر گانش

چرا امین نبا شد از وفور شورش محشر
شدم از جان و دل واعظ فدائے آل یارانش

ردیف صاد مہملہ

سپاہ رسول میں تھے تیر کے خواص
اور تھے عصا میں آپکے شمشیر کے خواص

الجھائیں دل کو زلف گرہ گیر کے خواص
بیخود بنائیں آپکی تقریر کے خواص

مردے جلائیں آپ کے خادم تو کیا عجب
آجاتے ہیں مرید میں سب پیر کے خواص

دینے لگے تھے بت بھی گواہی رسول کی
اعجاز سے بدلدئے تصویر کے خواص

از راہ معجزہ جو کریں آپ ایک نگاہ
پیدا ہوں خاک راہ میں اکسیر کے خواص

سنگ و شجر بلانے سے آتے حضور میں
تھے گفتگو میں آپکی تسخیر کے خواص

واعظ نہ کچھ بعید ہے اعجاز شاہ سے
حنظل میں پائے جائیں جو انجیر کے خواص

ہے حمد و ثنا حضرت ایزد کو خاص
لاتعد نعت سزاوار ہے احمد کو خاص

حق نے معراج میں بلوایا محمد کو خاص
نام نامی سے کیا عرش کی مسند کو خاص

عالم علوی سے رحمت کے فرشتے ہر دم
دیکھنے کے لئے آئیں تیری مرقد کو خاص

ہوئے یاقوت کے تیار مکاں بہر حسین
اور حسن سے کیا محلات زمرد کو خاص

مرتبہ خلد کا پایا ہے قدم سے تیرے
فخر حاصل ہے جہاں پر تیری سرحد کو خاص

یہ تمنا ہی میرے دل میں نبی بطحے | دیکھوں ان آنکھوں سے ہردم تیرے گنبد کو خاص

کچھ ضروری نہیں تحریر میں لانا واعظ
جانتے ہیں میرے آقا تیرے مقصد کو خاص

ردیف ضاد معجمہ

ہر گلی کوچہ مدینہ کا ہی ماوائے فیض | ہے رواں ہر در و دیوار سے دریائے فیض
بطن مادر میں بھی کہنے لگا لبیک جنین | جب سنا نغمہ طوطی شکر خائے فیض
کسقدر ہے کشش اب ہوائے طیبہ | چلے آتے ہیں بہت دور سے شیدائے فیض
ہے وہ دربار گہربار شہنشاہ زماں | خوب بٹتا ہی وہاں گوہر یکتائے فیض

گلشن فیض ہے بطحے کی زمیں ای واعظ
سبز و شاداب ہی کیا گلبن خضرائے فیض

کیا کیا ہیں رکن دین کے ای نیکذات فرض | پڑھنا ہی پہلے کلمہ کا بہر نجات فرض
اسلام کا ہے دوسرا یہ رکن ای عزیز | ہے عورتوں پہ مردوں پہ سب پر صلات فرض
جن کو ہی استطاعت زاد سفر حصول | ہے اونپہ حج کعبہ عالی صفات فرض
ہر شخص تندرست پہ شخص مقیم پر | صوم مہ صیام ہی اے نیک ذات فرض

واعظ سکھا رہا ہی تمہیں غور سے سنو
ہے صاحب زکوۃ دینا زکوۃ فرض

ردیف طاء مہملہ

چاہیے وصف پیمبر میں سخنور احتیاط | کرتے ہیں آداب میں آقا کے نوکر احتیاط
بہر بیداری ملائکہ اپنا پائے پاک سے | کس قدر کرتے ہیں خود ناموس اکبر احتیاط
جو کلام حق ہوا نازل اسے لکھوا دیا | کس قدر تھی آپ میں اللہ اکبر احتیاط
چاہیے آداب اور تعظیم پر رکھنا نظر | جوش الفت میں صحابہ میں تھی پر اکثر احتیاط

چاہیے محتاط رہنا تجھکو اے واعظ ضرور
کام آویگی بہت یہ روز محشر احتیاط

ردیف ظاء معجمہ

اے بلبلو چلو کہ اب آئی بہار وعظ
شاداب اور شگفتہ ہو لالہ زار وعظ

جس جا پہ ذکر ہوئے خدا و رسول کا
جانا تجھے ضرور ہے اے جاں نثار وعظ

دنیا سے بیخبر ہو مگر دیں سے ہوشیار
جس کو پسند آئے مے خوشگوار وعظ

بے فصل میوے ملتے ہیں سامع کو نو بہ نو
پھلتی ہے پھولتی ہے سدا شاخسار وعظ

قرآن اور حدیث کی مے سے ہو مست ہیں
جائیگا حشر تک بھی نہ ہرگز خمار وعظ

تعظیم اور ادب سے سنا کر تو روز و شب
اے دل بہت بلند ہے عز و وقار وعظ

کلیاں دلوں کی کھلتی ہیں واعظ خدا گواہ
چلتی ہے جس طرف کو نسیم بہار وعظ

ردیف عین مہملہ

بہتر ہے سب سے شافع امت کی اتباع
خالق کی اتباع ہے حضرت کی اتباع

عیسے کرینگے ہوکے خوش اپنی مراد پر
آکر کے آسمان سے شریعت کی اتباع

پیرو ہوں میں صحابہ عالی مقام کا
جو اُن کی اتباع وہ حضرت کی اتباع

لیجائیگی بچا کے جہنم سے خلا میں
ہے باعث نجات شریعت کی اتباع

واعظ کبھی نہ بھٹکیں گے وہ راہ راست سے
کرتے ہیں جو کہ شاہ رسالت کی اتباع

ردیف غین

خدا نے بخشا ہے وہ تیرے آستاں کو فروغ
ہے مدح گوئی سے جسکے دل و زباں کو فروغ

ہے تیری کفش مبارک سے عرش کی عزت
تمہاری خاک قدم سے ہے آسماں کو فروغ

چا ہے ہر گل و غنچہ ہیں رنگ محبوبی
تمہاری ذات سے ہے گلشن جہاں کو فروغ

لکھا ہے ہر در و دیوار پر نبی کا نام
حصول نور نبوت سے ہے جناں کو فروغ

خدا کا شکر ہے واعظ ہزار احساں ہے
ہوا ہے وصف نبی سے مرے بیاں کو فروغ

ردیف فا

کرد تاثیر جہاں عظمت قرآن شریف
در دلم نیست بجز الفت قرآن شریف

از پے امت عاصی نبی بطحا
حق فرستاد زہے نعمت قرآن شریف

رہبر راہ خدادانی و دریاے علوم
خود نموداست خدا مدحت قرآن شریف

بہ فصحائے عرب فضل و شرافت یا بند
آمد از بہر نبی خلعت قرآن شریف

سر کوہ چو اللہ نزولش کردے
ریزہ ریزہ شدے از ہیبت قرآن شریف

شت احکام دگر جملہ مذاہب منسوخ
بہ زمانیکہ شدہ شہرت قرآن شریف

بف خاک نیرزد بہ نگاہش عالم
یافت آنکس کہ چنیں دولت قرآن شریف

بہ نزولش شجر و سنگ شہادت دادند
اشتباہے نبود نسبت قرآن شریف

روح اموات شود تازہ ز فیضش دائم
خوش و لذات جہاں لذت قرآن شریف

اک سینہ شود از کینہ و شرک و بدعت
برگزیدہ ز ہمہ ملت قرآن شریف

زینت افزاے بنا گوش عروش دانش
در بحر قدم ہر آیت قرآن شریف

دین و اسلام شب و روز ترقی یابست
منتشر ہست جہاں رحمت قرآن شریف

بہ تلاوت شود از قلب سیاہی زائل
قبر روشن شود از صورت قرآن شریف

گر تو خواہی کہ خدا از تو بگردد خوشنود
بالیقیں یاد بکن قرأت قرآن شریف

چہ تعجب کہ بالطاف الٰہی واعظ
قبر گلشن شود از سورت قرآن شریف

ردیف قاف

گئے جو خلد میں روح الامیں برائے براق
ہزاروں ایک طرح کے وہاں پہ پائے براق

لکھا تھا نام محمد جبیں پہ سب کے مگر
تھا اُن میں ایک ندامت سے سر جھکائے براق

جو دیکھا روح الامیں نے او سو بہت غمگیں
کیا جناب نے دریافت مدعائے براق

تو پایا اُس کو محمد کے عشق میں بے تاب
تھی عشق شاہ میں خون جگر غذائے براق

غرض بحکم خداوند حضرت جبریل
دلہن سی سجا کرکے جلد لائے براق

مرصع بال ململ عیال عنبر دم
مثال برق تھا ہر گام شعلہ زائے براق

فرشتہ خو تھا ولیکن تھا آدمی کی شکل
پری مثال نرالی تھی ہر ادائے براق

سبک شتاب زمرد لجام زہرہ جبیں
کمیت خیز فلک سیر باد پائے براق

طلائی پشت تھی اور پیٹ سیم خالص کا
گہر کے دانت تھی یاقوت کی قبائے براق

پھریری لینے سے بالوں میں کوز لہراتا
مثال مشک کے دیتی تھی بو ہوائے براق

بہت بلند مراتب ہیں اُسکے راکب کے
نہ کر سکے گا تو واعظ کبھی ثنائے براق

ردیف کاف

ہند سے آپ مدینہ میں بلائیں کب تک
ہونگی مقبول خدا میری دعائیں کب تک

شہ بطحیٰ مجھے دیدار دکھائیں کب تک
بخت خفتہ کو میرے یارو جگائیں کب تک

غنچۂ دل کو میرے یارو کھلائیں کب تک
دیکھیں آتی ہیں مدینہ کی ہوائیں کب تک

دلو سے شوق زیارت کے سمائیں کب تک
دل بیتاب کو پہلو میں دبائیں کب تک

اب تو للہ بلا لیجئے مدینہ میں رسول
ہند میں ہم تیرے دیوانہ کہائیں کب تک

عشق دیوانگی و مستی و شوق دیدار
دیکھئے ٹھوکریں گلیوں میں کھائیں کب تک

کی مضمون کی صورت نہیں کوئی واعظ
داستاں ہم دل شیدا کی سنائیں کب تک

پہونچوں میں کس طرح سے تیری آستاں تک
شہرہ ہے جس کے فیض کا ہفت آسمان تک

معراج میں حضور گئے لامکان تک
پہونچے نہ جس مقام پہ وہم وگمان تک

محفوظ تیرے ذکر سے دل ہی فقط نہیں
شیریں ہیں تیرے نام سے کام وزبان تک

دے اے خدا ہمیں تو وہ توفیق ذکر خیر
کرتے رہیں ہمیشہ دم امتحان تک

واعظ نہ ہووے راہ محبت میں کچھ کمال
جب تک نہ بھول جاوے تو نام ونشان تک

ردیف کاف فارسی

کبھی نہ نام نبی ہو میری زباں سے الگ
قضا ہے اسکی جو بلبل ہو بوستاں سے الگ

دم تولد حضرت سلام کی آواز
زمیں سے آئی الگ اور آسماں سے الگ

اٹھایا فائدہ ہر طالب خدا نے نبی
سکوت سے تو الگ اور تیری بیاں سے الگ

یہ ساری میری مقدر کی بے نصیبی ہے
پڑا ہوں تیرے در عرش آستاں سے الگ

پڑے وہ تفرقہ آپس میں دن قیامت کے
ہو باپ بیٹے سے دور اور بیٹا ماں سے الگ

طرح طرح کے ہیں گلہائے نعت دیواں میں
یہ باغ وہ ہے کہ ہے موسم خزاں سے الگ

نہ دیکھ سکتے ہو وحدت کے جلوے اے واعظ
دوئی کا پردہ ہو جب تک نہ درمیاں سے الگ

ردیف لام

ازل کے روز سے ہوں جاں نثار احمد مرسل
دکھائے یا خدا مجھ کو مزار احمد مرسل

مرا جو بخت یاور ہو تو موت آئے مدینہ میں
میسر ہو مجھے قرب وجوار احمد مرسل

نبی کی ذات آدم کے لیئے ہے فخر کا باعث
رقم ہو کس سے پھر عز ووقار احمد مرسل

نہیں ہوتے دیا آزردہ خاطر آپ کو ہرگز
خداوند جہاں ہے غمگسار احمد مرسل

ہمیشہ ہر دم و ہر لحظہ مشتاق زیارت ہوں
کروں گا قبر میں بھی انتظار احمد مرسل

تمامی ساکنان عالم ملکوت پر اے دل ۔ شرف رکھتا ہی ہر خدمت گذار احمد مرسل
جو پایا عرش اعظم نے شرف کفش مبارک سے ۔ ہوا ہوں ممنوں لطف بے شمار احمد مرسل
زبان و دل بھی میری ذکر حضرت سی نہیں خالی ۔ قلم میرا ہے گر مضمون نگار احمد مرسل

محب اہل بیت مصطفےٰ ہوگا وہی واعظ
جو دل سے ہے غلام چار یار احمد مرسل

کہاں ہوں میں مدحت تمہاری کے قابل ۔ وہ خوش ہیں جو ہیں جاں نثاری کے قابل
نہ یثرب میں جانے کی ہے قابلیت ۔ وہ مجمر ہے عود قماری کے قابل
او نہیں وقفیت ہے مزاج نبی سے ۔ ہیں جبریل خدمت گذاری کے قابل
میں غمگین کہاں اور کہاں سیر طیبہ ۔ وہ گلشن ہے باد بہاری کے قابل

گنہگار ہوں میں وہ ہے پاک واعظ
کہاں ہے زباں حمد باری کے قابل

شیدا فروغ حسن پہ ہیں ابتدا سے ہم ۔ بیخود ہوے ہیں بادہ قالو بلا سے ہم
پہونچیں اگر مدینہ میں فضل خدا سے ہم ۔ ہرگز نہیں ٹلینگے در مصطفےٰ سے ہم
وصف نگوی گیسوی خیر الورا سے ہم ۔ محفوظ دو جہاں میں رہینگے بلا سے ہم
ڈرتے نہیں ہیں صدمہ روز جزا سے ہم ۔ نسبت ضرور رکھتے ہیں کہف الورا سی ہم

محجوب شرمسار ہیں واعظ خطا سے ہم
امداد چاہتے ہیں حبیب خدا سے ہم

شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام ۔ ساقی حوض کوثر پہ لاکھوں سلام
جد شبیر و شبر پہ لاکھوں سلام ۔ قوت دست حیدر پہ لاکھوں سلام
رونق افزای جنت پہ لاکھوں درود ۔ زینت چرخ اخضر پہ لاکھوں سلام
فخر عرش بریں پہ کروروں درود ۔ رحمت رب اکبر پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ بیحد درود ۔ موج بحر رسالت پہ لاکھوں سلام
جو کسی وقت امت کو بھولا نہیں ۔ اُس پیارے پیمبر پہ لاکھوں سلام

جسکے زیر نگیں ہیں زمین و زمان
خسرو ہفت کشور پہ لاکھوں سلام

جسکے ہمراہ لشکر ملائک کا ہو
ایسے سردار لشکر پہ لاکھوں سلام

جسکا خوان کرم سفرۂ عام ہے
اُس شہ بندہ پرور پہ لاکھوں سلام

خضر و الیاس کو جنکا تہا انتظار
ایسے ہادی و رہبر پہ لاکھوں سلام

جس پہ اللہ خود بہیجتا ہے درود
ایسے محبوب دلبر پہ لاکھوں سلام

جسکے باعث مٹیں کفر کی ظلمتیں
اُس رسولوں کے افسر پہ لاکھوں سلام

نور سے جسکے عالم منور ہوا
مہ جبینوں کے سرور پہ لاکھوں سلام

بلبلیں پڑھ رہی ہیں ہزاروں درود
باغ دیں کے گل تر پہ لاکھوں سلام

بہیجتی ہیں بروح نبی قمریاں
شاخ سرو و صنوبر پہ لاکھوں سلام

وقت میلاد سنگ و شجر انس و جاں
پڑہتے تھے ذات اطہر پہ لاکھوں سلام

بہیج ہر وقت اے واعظ لمتریں
برگزیدہ پیمبر پہ لاکھوں سلام

اے حبیب رب عزت الصلوٰۃ والسلام
باعث ایجاد خلقت الصلوٰۃ والسلام

شان رحمت کان عظمت الصلوٰۃ والسلام
گنج حکمت جان امت الصلوٰۃ والسلام

خضر جیسے رہنما تیرے کرم کے منتظر
ہادی راہ ہدایت الصلوٰۃ والسلام

آپکے منہ کو تکیں گے انبیا روز نشور
شافع یوم قیامت الصلوٰۃ والسلام

جن و انسان و ملک کیا بلکہ ہر سنگ و شجر
کہتے تھے وقت ولادت الصلوٰۃ والسلام

اُس سے بڑھکر کوئی دنیا میں نہوگا خوش نصیب
جسنے پائی تیری صحبت الصلوٰۃ والسلام

آپکی شرع مبیں اور آپ کا دین متیں
ناسخ ادیان و ملت الصلوٰۃ والسلام

مہر و مہ تو آپ کے زلہ ربائے حسن ہیں
تمکو دوں میں کس سے نسبت الصلوٰۃ والسلام

تم امام الاولین و آخریں ہو مصطفے
ختم ہے تم پر نبوت الصلوٰۃ والسلام

تاجدار کوثر و شان نزول والضحیٰ
نو بہار باغ جنت الصلوٰۃ والسلام

آپکے اسم مبارک کا وظیفہ یا نبی
دافع درد و مصیبت الصلوٰۃ والسلام

آپکے قدموں کے نیچے یا محمد مصطفٰے
دین و دنیا کی ہے دولت الصلوٰۃ والسلام

دستگیر شام غربت مونس کنج لحد
ذات سلطان رسالت الصلوٰۃ والسلام

قلزم وحدت کے شاہا تم در نایاب ہو
تم سے عالم کو ہے زینت الصلوٰۃ والسلام

جسپہ عاشق ہے خدا خود اور خدا اسرار اجمال
مجھکو دکھلا دو وہ صورت الصلوٰۃ والسلام

آپکے درگاہ سے محروم کیوں جائے کوئی
تم ہو دریائے سخاوت الصلوٰۃ والسلام

المدد یا مصطفٰے کچھ آپ سے مخفی نہیں
واعظ مضطر کی حالت الصلوٰۃ والسلام

غوطہ بحر فکر میں کھاتے ہیں ہم
گوہر نعت نبی لاتے ہیں ہم

وصف گیسوی شہ لولاک سے
الجھنوں کو اپنے سلجھاتے ہیں ہم

شورش محشر کا ہمکو خوف کیا
یا محمد تیرے کہلاتے ہیں ہم

روز و شب رہتا ہے دل میں اشتیاق
دیکھئے بطحے کو کب جاتے ہیں ہم

سوئے طیبہ قافلہ جاتا ہے جب
حسرتوں سے آنکھ بھر لاتے ہیں ہم

تیرے روضہ کی زیارت کے لیے
سب چلے جاتے ہیں رہ جاتے ہیں ہم

کیا ہمارا منہ ہے جو دیکھیں جمال
عرض کرتے بھی تو شرماتے ہیں ہم

کرتے ہیں کنز قناعت کو پسند
گنج سیم و زر کو ٹھکراتے ہیں ہم

اپنی خدمت میں بلا لیجئے حضور
ابتو ہندوستان میں گھبراتے ہیں ہم

آکے دنیا میں نہ کچھ حاصل کیا
غفلتوں پر اپنی پچتاتے ہیں ہم

مرنے والوں سے ہے واعظ کا خطاب
تم چلو لے دوستو آتے ہیں ہم

ردیف نون

تمنا ہے در احمد کا خدمتگار میں بھی ہوں
قبول بارگاہ ایزد غفار میں بھی ہوں

بہ چمن کا جس نبی کے طائر سدرہ غزلخواں ہو
اوسیکا عاشقو ایک طوطی گلزار میں بھی ہوں

جو پوچھیں کسکا بندہ ہے نکیرین آ کے مرقد میں
تو کہدونگا غلام احمد مختار میں بھی ہوں

میری جانب کو بھی بھیجو نگاہ لطف یا حضرت
تمہاری نرگسیں آنکھوں کا ایک بیمار میں بھی ہوں

مجھے بھی تو سنادو کوئی واللیل اذا یغشیٰ
فدائے زلف مشکیں شہ ابرار میں بھی ہوں

بچا شبیہ زمانہ کے حوادث سے رسول اللہ
شہ رو عالم فانی سے دل افگار میں بھی ہوں

لحد کرتی ہے پانچوں وقت تجھکو یاد اے واعظ
اجل کہتی ہے چل لینے کو بس تیار میں بھی ہوں

مزین نام احمد سے ہوئے لوح و قلم دونوں
نہ ہوتے آپ گر پیدا نہ ہوتے کیف و کم دونوں

بیان نعت سے ناچار ہیں نطق و رقم دونوں
کہ جمع ہیں میرے مولا میں امکان و قدم دونوں

تھے سبطین محمد مصطفےٰ عالی ہمم دونوں
نہ بھولے امت عاصی کو ہر گز مرتے دم دونوں

کھڑے رہتے تھے امت کیلئے شب بھر نمازوں میں
ورم کر آتے تھے اکثر محمد کے قدم دونوں

جہاں میں برگزیدہ اور مستثنیٰ ہیں یہ یا حضرت
تمہارے نام سے ملک عرب ملک عجم دونوں

بظاہر ہو گئے ہیں دفن پر باطن میں زندہ ہیں
ہیں یکساں روبروئے مصطفےٰ بود و عدم دونوں

نہ کیوں آئے کلیجہ منہ کو ان کے ذکر سے واعظ
غم شبیر میں ارض و سما روئے ہیں ہم دونوں

رقم کرتا ہوں نعت سید ابرار چٹکی میں
درود اس شعر پہ پڑھتا ہے قلم ہر بار چٹکی میں

نہ تھے گرچہ نبی کے درہم و دینار چٹکی میں
ولیکن تھی کلید مخزن اسرار چٹکی میں

شمیم گیسوئے عنبر فشاں سرور عالم
بدل دیتی ہے بوئے نافہ تاتار چٹکی میں

لب معجز نمائے شاہ کا گر عکس پڑ جائے
تو گویا آئینہ ہو جائے طوطی وار چٹکی میں

بیان عارض پر نور سلطان رسالت سے
رگ گل کا گلہ کرنے لگے ہر خار چٹکی میں

تعجب کیا ہے جو مردوں کو زندہ کرتے تھے عیسےٰ
غلام انکے کریں بیجان کو جاندار چٹکی میں

بہار رحمت عالم جو اپنا جوش دکھلائے
معاً گلنار ہو جائے شرار نار چٹکی میں

تیرے برق کرم سے مجکو ہے امید یا حضرت
جلا دیگی گناہونکا میرے انبار چٹکی میں

ملیگا اجر عقبےٰ میں ستم دنیا کا اے واعظ
وہی چنتا ہے گل چبھتا ہے جسکے خار چٹکی میں

زمیں سے عرش پر پہنچے شہ ابرار چٹکی میں
شفاعت کا کرا لائے نبی اقرار چٹکی میں

ملا بستر بھی گرم اور ہلتی ہوئی زنجیر حجرہ کی
گیا طے مصطفے نے گنبد دوار چٹکی میں

زر و دولت کی حضرت کو بھلا پرواہ کیا ہوتی
تھی مفتاح در گنجینہ اسرار چٹکی میں

مہ کامل کے جب سے آپ نے ٹکڑے کئے شاہا
کبھی کہتا یہی چلکے چرخ کج رفتار چٹکی میں

تیرے کلمہ تلقیں ست کر دے جب ماتے کو
برہمن توڑ ڈالیں کیوں نہ پھر زنار چٹکی میں

گنہگاران امت پل صراط اوپر سے گذرینگے
کرا دیوینگے طے حضرت رہ دشوار چٹکی میں

جمال اپنا دکھائیں گر وہ عیسیِ زماں واعظ
ابھی ہو جائے اچھا ہجر کا آزار چٹکی میں

ہے نور محمد کا ہر ایک برگ و شجر میں
ہر شاخ میں ہر غنچہ میں ہر گل میں ثمر میں

ہر چیز میں ہے اوسکی تجلی کا تماشا
یاقوت میں اور لعل میں مرجان میں گہر میں

ہے خاک کف پائے منور کی تجلی
خورشید میں مریخ میں زہرہ میں قمر میں

گیسوئے محمد کی مہک ہے یہ بلا شک
عنبر میں گل و عود میں نافہ میں اگر میں

مجبور ہوں واعظ رہوں خاموش میں کیونکر
ہے عشق محمد کی جلن میرے جگر میں

ہم عشق محمد کا مزا پائے ہوئے ہیں
دل گیسوئے خمدار میں الجھائے ہوئے ہیں

داغوں کی لگی مہر جو ہے صفحۂ دل پر
احمد کی غلامی کی سند پائے ہوئے ہیں

ایکبار کبھی پھر بھی زیارت ہو میسر
ہم ہجر سے بیحد تیرے گھبرائے ہوئے ہیں

اے بار خدا روضہ اقدس کو دکھا دے
ہم ہاتھ تیرے سامنے پھیلائے ہوئے ہیں

ایسا تو کسی کو بھی ملا ہی نہیں واعظ
اللہ سے جو قرب نبی پائے ہوئے ہیں

مے توحید کا مستانہ ہوں میں
زمیں بوس در میخانہ ہوں میں

ہے جس میں گنج وہ ویرانہ ہوں میں
بظاہر شکل درویشانہ ہوں میں

چراغ طور کا پروانہ ہوں میں
فدائے صورت جانانہ ہوں میں

بھولایا ایک ساغر میں جہاں کو
چلا جاتا ہوں طے کرتا مقامات
ترقی و تنزل ہے نشے کا
ہوا ہوں قید آزادی سے آزاد
جہنم الاماں جس سے پکارے
زمین و آسماں جس میں سمائیں
نہوں میں آشنا اہل سخن کا

غلام ساقی میخانہ ہوا ہوں میں
سراسر گردش پیمانہ ہوں میں
کبھی بیخود کبھی فرزانہ ہوں میں
اسیر گیسوئے جانانہ ہوں میں
وہ شعلہ خیز آتشخانہ ہوں میں
رفیع الشان وہ کاشانہ ہوں میں
برنگ مغنئے بیگانہ ہوں میں

حقیقت کیا ہے میری کیا ہوں اعظم
امام مذہب رندانہ ہوں میں

پڑھو صلوۃ محفل میلاد کرتے ہیں
ہمیشہ لکھتے رہتے ہیں فرشتے نیکیاں انکی
مدینہ کی زیارت بھی نہیں حاصل ہوئی اب تک
شہیدان جمال مصطفے ہر گز نہیں مرتے
جسے الجھائیں گیسوی حبیب خالق اکبر
ہمیشہ انبیا کرتے رہے ہیں ذکر حضرت کا
کلام اللہ شان ال اطہر میں ہوا نازل
الٰہی انتہا تیری بھی رحمت کی نہیں کچھ ہے

دل عشاق کو نعت نبی سے شاد کرتے ہیں
محمد مصطفے کے نام پر صاد کرتے ہیں
ہم اپنی عمر کو بیفائدہ برباد کرتے ہیں
وہ جا کر اپنے گھر کو خلد میں آباد کرتے ہیں
دو عالم کی بلاؤں سے اُسے آزاد کرتے ہیں
ملک تو قیر و تعظیم و ادب سے یاد کرتے ہیں
حدیثوں میں بھی دیکھو آپ کیا ارشاد کرتے ہیں
اگرچہ ہم خطا و جرم بے تعداد کرتے ہیں

یہ کیا شورش ہے کیسا غل ہے واعظ ماجرا کیا ہے
شہیدان محبت بھی کہیں فریاد کرتے ہیں۔

جھلک ہے نور احمد کی سبھی میں
خیال اپنا ہو وقت بیکسی میں
عنادل تو کریں مشاغل ہیں گل بھی
کہاں میری زباں در نعت حضرت

نبی ہیں غوث ہیں قطب و ولی ہیں
حسن میں اور حسین ابن علی میں
جلی میں گریہ ہیں تو وہ خفی میں
میں شرمندہ بہت ہوں اپنی جی میں

نہ کیوں صدقے ہو امت اُنکے اوپر
نہ ہووے ایکدم جو زندگی میں

مدارج اور مراتب آپ جیسے
نہیں ہیں انبیا میں نہ کسی میں

وہاں کی خاک آنکھوں سے لگاؤں
گذر گر ہو مدینہ کی گلی میں

نبی کی نعت خوانی کا ہے چرچا
ملک میں انس میں جن و پری میں

محب آل ہوں اور دل ہے میرا
ابوبکر و عمر عثماں علی میں

ہے تجلی نبی برزخ میں اور ناسوت میں
عالم جبروت میں لاہوت میں ہاہوت میں

پرتو شمس و قمر میں ہے نبی اللہ کا
لعل میں مرجان میں ور گوہر میں اور یاقوت میں

جن و انساں ہی نہیں کچھ مدح گوئ مصطفےٰ
شور برپا ہے نبی کی نعت کا سموت میں

حسن یوسف لحن داودی ضیاء موسوی
خوبیاں سب ہیں میری ممدوح اور مبعوث میں

پھنسکے دنیا میں خدا کے ذکر سے غافل نہو
یاد حق کرتے رہے ذوالنون بطن حوت میں

وصف ملکوتی ہوا زائل ہوائے نفس سے
آگئی جب نفسانیت ہاروت اور ماروت میں

صحبت اغیار سالک کو نہیں کم زہر سے
فیض کب ہوتا ہے حاصل سایہ طاغوت میں

کرلیا ذل کو تصور نے فنا فی المصطفےٰ
آگ سی گویا لگادی ایکدم باروت میں

شکر کس سے ہوسکے واعظا ادا ان کا
زندگی باقی میں بخشی جسنے قوت قوت میں

قصیدہ در مدح حضرت پیر و مرشد خود عمہ فیضہ

گنجینہ فیض و حامی دین مولانا محمد رکن الدین
غمخوار و انیس معتقدین مولانا محمد رکن الدین

سیاح دیار علم و یقین تسکین فزائے دل غمگین
مولانا محمد رکن الدین مولانا محمد رکن الدین

در آپکا مرجع اہل یقین مشہور ہے فیض مبین و متین
کوئی آپکا مثل نظر میں نہیں مولانا محمد رکن الدین

جنت ہے تمہارے زیر قدم سنت پہ نبی کی مستحکم
کشاف ظلام مبتدعین مولانا محمد رکن الدین

مجموعۂ لطف و کانِ حکم مہرِ حشم بر جبیں خدم
عمان کرم کے در تمہیں مولنا محمد رکن الدین

ہم آپ کے در کے ہیں زلہ ربا اُس در سی ہمیں کیا نہ ملا
یہ چھوڑ کے در کیوں جائیں کہیں مولنا محمد رکن الدین

یہ واعظ اپکا ہے خادم اور اپنی خطاؤں پہ نادم
میرے مرشد اور ہادی ہو تمہیں مولنا محمد رکن الدین

صبحدم چوں بر زند نالہ دل شیدائے من
پایۂ عرش معلی لرزد از غوغائے من

سوئے کعبہ شد رواں از مسجد اقصائے من
سیل اشک شوق یعنی گریۂ بیجائے من

مردگان یکسر معنی دمبدم زندہ شوند
از ہوائے عیسے فکر فلک پیمائے من

صد ہزاراں گوہر معنی بر بندد مد و جزر
گر بطغیانی در آید طبع چوں دریائے من

بر سماز ہرہ بہ بندد لب بذوق نغمہ اش
چوں در آید در ترنم خامۂ گویائے من

میسر اند صد ہزاراں نغمۂ خاطر پسند
عندلیب شوق یعنی طبع معنی زائے من

گر دواند توسن اندیشہ را صاحب سخن
در نیابد انتہائے تا ابد پہنائے من

حاجت تحسیں ندارد از کسے کز فضل حق
پر بدر آفریں شد ذیل استغنائے من

روح عرفی در شکِ صور اسرافیلی فتد
بشنود در گور گر آوازۂ شہنائے من

زخم دل ایوب وش شاکر بکرباں بودہ است
دور چوں سازم کہ کرمانش بود غمہائے من

میرساند بر دل محزوں اذیت بیشمار
آسماں از کہکشاں بستہ کمر بالائے من

دید چوں داروغہ دوزخ مرا حال زبوں
گفت وقنا ربنا از سوزش پیدائے من

در نیابد ہیچکس را ہیچو من عصیاں پناہ
تا ابد روح القدس گر شمرد ہمتائے من

در زمین دل بروپانید لالہ زار داغ
از عنایت ہائے خود عشق چمن پیرائے من

لخت ہائے دل کباب ماست از سوز فراق
بیخودم از جرعۂ خون دل دانائے من

مست ور دِ درد و غم گو خم بخم در چیدہ است
از خمارش ہیں شکستہ ساغر و مینائے من

لعلہائے اشک کان چشم گریاں فراق
کردہ شد نذر فغان وہ لولو و لالائے من

منکہ از غواصی دریائے فکر آوردہ ام
دُر نگو ہر شعر را بل گوہر یکتائے من

چوں نثار و بر حسینان ہمایوں بر عمل
مغفرت مفتون عصیان فلک پیمائے من

چوں شدہ سودائے زلف غیرت شام از پگاہ / ست دیوانہ شدہ اینک دل دانائے من

محو از لوح دل خود کردہ ام نقش دوئی / ماسوائے حق نباشد انجمن آرائے من

موتوا قبل ان تموتوا لبہ ورد آوردہ است / کافر کیشم یعنی نفس مرگ آرائے من

میدہد آواز در توحید یزدان مجید / لا احب الآفلین طبع خلیل آسائے من

آنچناں مستغرق دریائے عرفانش شدم / می تراود معرفت از مغز سر تا پائے من

بسکہ من مداح شاہ یثرب و بطحی شدم / ہر چہ میگویم ہماں زیبا بود دعوائے من

آں شہی کو را خطاب رحمت عالم بود / از طفیلش کوثر و ہم جنت الماوائے من

گفت و رفعنا لک ذکرک بہ ثنائش کبریا / از من بیدل چہ آید مدحت مولائے من

چوں مرا از تاب خورشید قیامت غم بود / گر شد دامان رحمت بر سرم آقائے من

روز محشر تو خریدارش اگر باشی چہ غم / گرچہ ایں اعمال ناقص را بود کالائے من

بار در بازار لاہوتی اگر یابم چہ شک / عشق آں شاہ عرب باشد خوشا سودائے من

فرق ما از فرقدان بگذشتے از بخت سعید / کاشکے شہر مدینہ میشدے ماوائے من

سرمہ خاک درش گر یافتی نرگس بیستے / گنج بر گنج از معانی دیدہ بینائے من

تشنگان حشر را باشد ہمیں آب حیات / امتی یا امتی صیت لب آقائے من

چونکہ مداح رسول ہاشمیم واعظا / چہ عجب در حشر گر تاباں بود سیمائے من

پہلے حمد ملک جل و علا کرتے ہیں / پھر بیان نعت شہنشاہ ہدا کرتے ہیں

انبیا جن کا ادب حد سے سوا کرتے ہیں / نام بھی لینے سے ہم انکے حیا کرتے ہیں

نام یوسف کا ہوا نور سے جسکے روشن / انکی دیدار کی مدت سے دعا کرتے ہیں

آپ کے ذکر مبارک سے محبت ہے جنہیں / آپکا شوق سے میلاد کیا کرتے ہیں

نیکیاں حق میں لکھی جاتی ہیں انکی بیحد / صاد جو نام محمد پہ لکھا کرتے ہیں

حق نے بخشی ہے نبی کو وہ حیات جاوید / آپ مرقد میں بھی فریاد سنا کرتے ہیں

نعت جب آپکی آواز سے پڑھتا ہے کوئی / دل عشاق محبت سے ہلا کرتے ہیں

منفت بندہ نوازی ہے نبی ہیں الہی — قبر میں آ کے مسافر سے ملا کرتے ہیں

راستہ خالی عدم کا کبھی واعظ نہ رہا
سینکڑوں قافلے ہر روز چلا کرتے ہیں

ردیف واو

بیب کبریا تم ہو شفیع روز محشر ہو — انہیں ہلیساں ہو اور قسیم حوض کوثر ہو

شادہ از رہ اعجاز گر چشم پیمبر ہو — تو ہر ذرہ بیاباں کا مثال مہر انور ہو

مارا یا نبی بحر سخاوت موجزن گر ہو — لب معجز نما سے قطرہ کمتر سمندر ہو

مارے پر تیرے دریائے توصیف محامد کے — یہ ہو سکتا ہے وہ جو بحر وحدت کا شناور ہو

ہے مرغ عقل بھی پرواز اوج نعت سے عاجز — وہاں تک وہ اڑے جبریل کا جسکو نقطا ہو

مارا نخل قامت ہے یگانہ باغ ہستی میں — نہ ایسا گلشن عالم میں شمشاد و صنوبر ہو

نگاہ لطف مجھ واعظ کی حالت پر بھی فرمانا
قیامت میں نبی اللہ جب تم زیب ممبر ہو

للہ دکھلائیے دیدار طلبگاروں کو — یا نبی چین نہیں ہجر کے بیماروں کو

یری جانب کو بھی فرمائیں نگاہ الطاف — جب طفیل آپ کے جنت ملے دینداروں کو

بکہ دی اللہ اکبر کی نبی نے آواز — کر لیا میان میں کفار نے تلواروں کو

ب معراج میں ہنگام خوشی بھی حضرت — یاد فرماتے رہے ہمسے گنہگاروں کو

لسنت ہوں تہ دل سے میں کہتا ہوں دوست — آپکی آل کو اولاد کو سب یاروں کو

ہے رسالت پہ محمد کی ہر آیت شاہد — غور سے دیکھ لو قرآن کے سیپاروں کو

یا نبی آپکا کہتا ہے بھروسہ واعظ
آپ بخشائینگے محشر میں سیہ کاروں کو

سنکے ذکر محفل میلاد کو — آئے ہیں قدسی مبارک باد کو

قامت بے سایہ محبوب سے — کچھ بھی تو نسبت نہیں شمشاد کو

سیر باغ خلد کا حقدار ہے — جو بجا لایا ترے ارشاد کو
آپکی درگاہ سے ملتا ہی فیض — غوث اور اقطاب اور اوتاد کو
کھینچتی تصویر لاثانی تیری — تاب کیا تھی مانی و بہزاد کو
جلوۂ دیدار دکھلا دیجئے — اس فقیر خانماں برباد کو
برگزیدہ خلق میں حق نے کیا — تیری آل پاک اور اولاد کو
نفس شیطاں سے مجھے دیجئے پناہ — بھیجئے حضرت میری امداد کو

جز تمہارے واعظ ناشاد کی
کون سنتا ہی شہا فریاد کو

ردیف ہا

ہمکو دکھلا دے محمد کا خدایا روضہ — مرجع جن و ملائک ہے نبی کا روضہ
صبح سے شام تک ہوتا ہی نزول رحمت — مہبط رحمت رحمٰن ہے تمہارا روضہ
کچھ بھی دیکھا نہیں افسوس جو آئیں آکے — تو نے دیکھا جو نہیں دیدۂ بینا روضہ
عاشقوں کے لیے کعبہ سے نہیں ہے کچھ کم — کاش دکھلائے فلک ہمکو نبی کا روضہ

ملک آتے ہیں زیارت کو فلک سے واعظ
غیرت روضۂ رضوان ہی تمہارا روضہ

یہ دعا کرتا ہوں میں ہر دم و ہر آن واللہ — خواب میں آئیں نظر صاحب قرآن واللہ
باغ فردوس مبارک ہے تجھکو رضواں — ہمکو تو چاہیئے بطحی کا بیاباں واللہ
حب حق سے ہو مقدم ہمیں حب محبوب — ہے یہ قرآن میں اللہ کا فرمان واللہ
مٹے جاتے ہیں تیرے حسن پہ لاکھوں عاشق — اور تھے محبوب زلیخا مہ کنعاں واللہ

اس سے غافل نہو اکدم کو بھی واعظ بخدا
ہے یہ ابلیس بڑا دشمن ایماں واللہ

سنتے جب کسی سے بیان مدینہ — تڑپنے لگے شائقان مدینہ

سر راہ حسرت سے بیٹھ رہا ہوں
روانہ ہوا کاروان مدینہ

قدم مبارک سے محبوب حق نے
بڑھائی ہے کیا عز و شان مدینہ

حضور سے محبوب ہے اُن کو ہر دم
زہے عزت ساکنان مدینہ

سما جائے اسطرح میری نظر میں
ہر ایک شہر پہ ہو گمان مدینہ

ہیں مشتاق ہوں حاجیو تم نے
سنا دو مجھے داستان مدینہ

اماں پائیگا مکر شیطان سے واعظ
جو پہنچا بدار الامان مدینہ

ہے شہرہ نام و ننگ میری مصطفےٰ کے ہاتھ
اور ہاتھ مصطفےٰ کے ہیں رب العلا کے ہاتھ

دکھلائے مجھ کو روضۂ پر نور اے خدا
کرتا ہوں صبح و شام دعائیں اٹھا کے ہاتھ

مشتاق دید رتبہ اصحاب کے ہیں
ہاتھوں میں اُن کے آئے حبیب خدا کے ہاتھ

کیونکر لگیں نہ ہاتھ مضامین نعت کے
پہنچے ہیں عرش پہ میری فہم و ذکا کے ہاتھ

بیتاب [illegible] واعظ ہجرت زدہ حضور
خط فراق دیتا جو ہے تے صبا کے ہاتھ

اے بہار عشق در گلزار جاں انداختہ
ہر گل و مقصد بہ دامان خزان انداختہ

برق لا احصی بہنگام فراہم کردنش
وصف تو بر خرمن وہم و گمان انداختہ

از شراب ارغوانی جام لالہ پر نمود
ستیش در چشم میگون بتان انداختہ

از پئے آرائش فصل بہاری باد صبح
فرش استبرق بہ صحن بوستان انداختہ

سرمہ حیرت بچشم نرگس شہلا کشید
در بہاران آتش اندر ارغوان انداختہ

لعل پیکانی ز طبع کان ہمی آری برون
گوہر معنی بدامان بیان انداختہ

سر بلندی آنچنان دادی نہال عشق را
سایہ شاخش بہ سطح لامکان انداختہ

عادت گریہ بسے افگند در ابر مطیر
خاصہ خندہ بہ کشت زعفران انداختہ

در گلوئے فاختہ افگند طوق انقیاد
وصف آزادی بہ سرو بوستان انداختہ

ہر کہ در وادی عشقت پا نہادہ لطف تو
خاک راہش بفرق فرقدان انداختہ

تا زبر خود میکنم از عشق کامید عفو / بار عصیاں را زدوش ناتواں انداختہ
دادہ زینت بباغ عشق از گلہاے داغ / خار درد و غم براہ امتحاں انداختہ
طالبت در بحر ناپیداکنار عشق تو / زانتہاے شوق خود را اندر آں انداختہ
آنچناں سرگشتہ وادی وحشت کرد عشق / وحشتم در آہوی آشفتاں انداختہ
خانماں برباد عشق لاابالیت ز غم / بہر خواب بخت طرح داستاں انداختہ
چوں دل عاشق حسن ماہرویاں چاک شد / ماہ تاباں پرتوا چوں برکتاں انداختہ
دل خیالات دگرگوں راز ناپاکی شرک / دریم واحدانیت دامن کشاں انداختہ
بر فلک رفتہ گناہم چوں دعائے مستجاب / اشک چوں انجم براہ کہکشاں انداختہ
ورد مور و مار کل من علیہا فان کہ شد / پنبہ غفلت بروں از گوش جاں انداختہ
میکند ہر ذرہ تصدیق کمال قدرتت / آفتاب از مہر چوں پرتو براں انداختہ
از جلال خوف قہرت خسرواں ذی حشم / زانکسار و عجز سر بر آستاں انداختہ
رعب تو ہنگام تبیان رموز معرفت / دور از نطق و رقم تاب و تواں انداختہ
کے بپایانِ درازِ شاہد وصفت رسد / کوتہی در دست کماندار گماں انداختہ
مرغ اوصاف ترا کے میتواں کرد آشکار / رعشہ در دست کماندار گماں انداختہ
نعرۂ شیر احمم یعنی صریر کلک من / لرزہ بر جسم دبیر آسماں انداختہ
کرد مارا چوں جلال الدین عرفی نغمہ سنج / فیض کز شیراز تا ہندوستاں انداختہ

نالہ توحید واعظ در جہاں شد چوں بلند
شور زآوازش خروس صبح خواں انداختہ

مناجات از جد امجد مصنف

مے وحدت کا ہمیں جام پلا دے اللہ / بحر عرفاں کے کنارے پہ بٹھا دے اللہ
حب احمد کے سوا کچھ نہ رہے دل میں خیال / اونکا شیدا ہمیں دن رات بنا دے اللہ
اُن کے ملنے کا نہیں ہمکو ذرا عقل و شعور / اپنی رحمت سے ہمیں راہ بتا دے اللہ

واسطے پنجتن پاک کے ہمکو یارب
نفس و شیطان کے حیلہ سے بچائیے اللہ

جسکے در کا ہے گدا شاہ جہاں سے بہتر
مجھکو خیرات اُسی در سے دلائیے اللہ

میری کشتی ہی پہنسی بحر گنہ میں یارب
بہر محبوب اُسے پار لگا دے اللہ

آرزو رکھتا ہی رمضان یہ ہر شام و سحر
میری صلواۃ پیمبر کو سنائیے اللہ

ردیف یائے تحتانی

یا نبی نعت لکھوں کیا میں تمہاری ساری
جبکہ ہر خلق خدا عاجز و عاری ساری

آپکے ہجر میں ہی گریہ و زاری ساری
مستی و بیخودی و ذلت و خواری ہاری

بن آذر کو خلیل اور بن عمراں کو کلیم
تمکو محبوب خدا خلق پکار رہی ساری

وقت میلاد نبی ہو گیا عالم خرم
خلق میں ٹوٹ پڑی رحمت باری ساری

دید پر آپکے موقوف ہیں یا ختم رسل
آرزوا ور مرادات ہماری ساری

یہ مہک غنچہ میں اور گل میں کہاں تھی ہوتی
لائے ہے بوئے نبی باد بہاری ساری

شب معراج تھیں دربائے جناں پر حوریں
آرزومند تماشائے سواری ساری

کھل گئیں تاراسی معراج میں چشمان فلک
سرمۂ چشم بنی گرد سواری ساری

چشم مست نبوی کا ہی یہ صدقہ واعظ
نشۂ و کیف و سرور اور خماری ساری

روز ازل سے دل میرا خیر البشر میں ہی
جلوہ خدا کے نور کا میری نظر میں ہے

پرتو نبی کے نور کا برگ و شجر میں ہے
غنچوں میں ہی گلوں میں ہی اور ہر ثمر میں ہی

یہ کچھ تجلی خاک کف پائے شاہ کی
مریخ و مشتری میں ہی شمس و قمر میں ہے

روئے جناب سرور عالم کی آب و تاب
یاقوت میں ہی لعل میں ہی اور گہر میں ہے

خوشبوئے زلف غیرت سنبل حضور کی
عنبر میں گل میں عود میں مشک و اگر میں ہے

پہونچے تمہارے اوج مناقب پہ یا رسول
طاقت کہاں یہ طائر سدرہ کے پر میں ہے

نازش کس طرح ہوں ای واعظ حزین
سوزش نبی کے عشق کی میری جگر میں ہے

مرحبا سید ابرار رسول عربی
حبذا رحمت غفار رسول عربی

بڑھ گیا ہجر کا آزار رسول عربی
اپنے جینے سے ہوں بیزار رسول عربی

بن آور پہ ہوئی نار رسول عربی
بہ سبب آپ کے گلزار رسول عربی

کیا تصرف تھا نبی آپ کا سبحان اللہ
بولتے تھے در و دیوار رسول عربی

روز میثاق سے محتاج ہوں تیرے در کا
دیجئے دولت دیدار رسول عربی

آخری وقت میں بھولے نہ ولادت کے وقت
کیسے امت کے تھے غمخوار رسول عربی

سایۂ مرغ ہمایوں ہما سے بڑھ کر
ہے ترا سایہ دیوار رسول عربی

قبر میں حشر میں مشتاق زیارت ہو کر
یہ بھی پڑھتا رہوں ہر بار رسول عربی

گرد کھاؤ رخ انور تو لحد میں ہو جائے
لیلۃ القدر شب تار رسول عربی

اس کو دربار پسند آئے کیگا نہ کبھی
دیکھ لے جو ترا دربار رسول عربی

بخشوا لیجئے عالم میں نہوگا کوئی
مثل واعظ کے گنہگار رسول عربی

دھو لوں زبان کو اشہد ان لا الہ سے
پھر نام لوں نبی کا صداقت کی راہ سے

ہے رابطہ ہمارا حبیب الہ سے
ہم کو کسی امیر سے مطلب نہ شاہ سے

واللیل یاد کرتے ہیں زلف سیاہ سے
والفجر والضحےٰ کو رخ رشک ماہ سے

بلوائیں کاش ہم کو وہ اپنی جناب میں
یہ آرزو ہے شاہ فلک بارگاہ سے

پہونچینگے اپنی منزل مقصود پر ضرور
جو لوگ چل رہے ہیں شریعت کی راہ سے

قبریں بتا رہی ہیں نشان رفتگان
ملتا ہے قافلہ کا پتہ گرد راہ سے

دنیا کے ربط ضبط سے واعظ ہے کیا غرض
ممنون ہوں میں چشم رسالت پناہ سے

نقش ہستی کا دلا جبکہ مٹایا ہم نے
ماسوا حق کے کسی کو نہیں پایا ہم نے

دیکھا ہر شکل میں تیرا ہی تماشا ہم نے
شک کی جا ہے کہ دھوکہ نہیں کھایا ہم نے

جزر و مد بحر دل زار کا دیکھا ہمنے — لطف سیر یم الفت کا اٹھایا ہم نے
ہو گئے ششدر و حیران کہ کیا تھی کیا ہیں — نفس اپنے کی حقیقت کو جو پایا ہم نے

نحن اقرب کا اشارہ تھا عیاں اے واعظ
ہائے افسوس کہ ابتک بھی نہ سمجھا ہم نے

سیر گلزار مدینہ کرا دو کوئی — بخت خفتہ کو میرے یارو جگا دو کوئی
خاک طیبہ میں میری لاش دبا دو کوئی — میری مٹی کو ٹھکانے سے لگا دو کوئی
کچھ تسلی تو ہو دیدار کا پیاسا ہوں میں — چاہ زمزم کا مجھے پانی پلا دو کوئی
لن ترانی کی نہیں تاب بجائے سرمہ — خاک طیبہ میری آنکھوں میں لگا دو کوئی
امتی شافع محشر کے جو کہلاتے ہیں — اونکے دفتر میں مرا نام لکھا دو کوئی
بیخودی حد سے زیادہ ہے بری ہے حالت — اسگھڑی میرے مسیحا کو بلا دو کوئی

دل شیدائے نبی کو ہو تسلی حاصل
اونکی واعظ مجھے تعریف سنا دو کوئی

پیاسے ہیں جام عرفاں والے — ساغر پلا دو احسان والے
کھلی ہے کس پر تری حقیقت — گم ہیں یہاں پر اوسان والے
ہم آہ کرتے رہیں الٰہی — جائیں مدینے سامان والے
خدا کی رحمت لگے برسنے — پیدا ہوئے جب قرآن والے
شیدا ہے تجھ پر تمام عالم — غلام ہیں ایک کنعاں والے
شامل ہوں تیرے بیان میں آکر — ہوتے ہیں خرم ایمان والے

واعظ ہے تیرا خادم دیرین
جلوہ دکھا دے فیضان والے

جلوہ دکھلاؤ تڑپتے ہیں محبت والے — مہر و مہ جسپہ تصدق ہیں وہ صورت والے
جانتے ہیں کہ ہر ایک شئے میں ہے کسکا جلوہ — معرفت والے یقیں والے حقیقت والے
کسی پردہ میں بھی تو چھپ نہیں سکتا اے جان — دیکھ ہی لیتے ہیں کثرت میں بھی وحدت والے

اپنے قدموں میں بلا لیجئے شاہا مجھ کو
فوق لے گئے ہیں ملک پر تیری صحبت والے

خوش نصیب ایسے زمانے میں ہیں اہل یثرب
اور یہ قربان ہوئے جاتے ہیں جنت والے

دیکھکر شرع کے احکام و اصول اسلام
ہیں ثناخواں تری سب مذہب و ملت والے

شکر کی جا ہے کہ تو انکا ہے واعظ مداح
دیتے آئے ہیں خبر جنکی نبوت والے

جاروبی بطحی کی جو دولت نہیں ملتی
رضواں کو کبھی خدمت جنت نہیں ملتی

دیدار پر انوار پہ جاں دیتے ہیں لاکھوں
صورت سے کسی کی تیری صورت نہیں ملتی

دیتی ہے گواہی تیری ہر آیت قرآں
اس سے کوئی مضبوط شہادت نہیں ملتی

بیمار تپ ہجر ہوں اے عیسے دوراں
کیوں اس جگر افگار کو صحت نہیں ملتی

ہوتی نہ رسائی کبھی بازار خدا تک
گر عشق محمد کی بضاعت نہیں ملتی

ہوتا نہ کبھی خون شفق چرخ بریں پر
جو سبط پیمبر کو شہادت نہیں ملتی

ہوتی نہ کبھی ہمسے گنہگاروں کی بخشش
واعظ اگر احمد کی شریعت نہیں ملتی

شکر صد شکر بنایا ہمیں انساں تو نے
امت خیر میں داخل کیا سبحاں تو نے

زینت افزائے ملائک کئے جبریل امیں
چرخ کو تاروں سے فرمایا درخشاں تو نے

کعبتہ اللہ کو قبلوں پہ فضیلت بخشی
سب مہینوں میں معزز کیا رمضاں تو نے

لیلتہ القدر سی راتوں کی بڑھائی عزت
جمعہ سے اور دنوں کو کیا ذی شان تو نے

تو نے بسم اللہ سے فرمایا مزین قرآن
زینت جملہ کتب بھیجا ہی قرآں تو نے

خلد کو حور سے رونق دی زمیں کو گل سے
ذات احمد سے کیا نبیوں پہ احساں تو نے

آخری دور میں پیدا کیا اپنا محبوب
پہلے اسکے لیئے پیدا کئے ساماں تو نے

دشمن دیں کے لیے تو نے بنایا دوزخ
اور فردوس پئے صاحب ایماں تو نے

فخر کرتا ہے نصیبہ پہ سدا یہ واعظ
اپنے محبوب کا فرمایا ثناخواں تو نے

شب معراج شہا تمکو مبارک ہووے
چلکے دیکھو ذرا جنت کے مکانوں کو تم
انتظاری سواری میں کھڑی ہیں حوریں
آج وہ رتبہ ملا جو کہ کسی کو نہ ملا

لو بلاتا ہی خدا تمکو مبارک ہووے
کیسا ہر ایک سجا تمکو مبارک ہووے
تم پہ ایک ایک ہی فدا تمکو مبارک ہووے
مرحبا صل علی تمکو مبارک ہووے

در پہ جبریل کھڑے ہو کے ادب سے واعظ
یہی دیتے تھے صدا تمکو مبارک ہووے

شب معراج کا احوال بیان ہوتا ہے
بخشوانیکے لئے امت عاصی کے گناہ
عرش سے ہوتا ہی رحمت کے فرشتوں کا نزول
آمد آمد ہے شہنشاہ عرب کا ہر سو

منکشف خلق پہ اسرار نہاں ہوتا ہے
آج افلاک پہ محبوب رواں ہوتا ہے
ذکر سردار دو عالم کا جہاں ہوتا ہے
آج آراستہ گلزار جناں ہوتا ہے

دیکھکر شان محمد کے مراتب واعظ
کلمہ صل علی ورد زباں ہوتا ہے

حمد اس کی ادا ہو نہیں سکتی ہی کسی سے
ہوتی ہی جلا قلب کی اثبات و نفی سے
باطن میں ہویدا ہے تو ظاہر میں چھپا ہی
صفحات سماوات پہ اوراق زمیں پہ
ہے ذکر جلی بلبل شیدا کی زبان پر
یہ کسکی جھلک کسکی مہک کسکی دمک ہے

جن سے نہ ملک سے نہ ولی سے نہ نبی سے
ملجائے خدا گر تو گذر جائے خودی سے
عالم متحیر ہے تیری جلوہ گری سے
مرقوم ہے تعریف خدا خط جلی سے
ہر پھول تری ذکر میں ہی طرز خفی سے
دیتا ہی پھول جمال ازلی سے

امید معافی ہے ہمیں واعظ مضطر
نادم ہیں بہت دل میں ہم اپنی غلطی سے

شبنم خار سے بلبل جو تحمل نہ کرے
لطف تو جب ہی تو سرو چمن پر قمری
طالب حق کو مناسب ہی کہ دل کو اپنے

اس کو زیبا ہے کہ پھر ذکر گل نہ کرے
شمع پہ پروانہ کے جلجائے مگر غل نہ کرے
محو دنیا کے خیالات میں بالکل نہ کرے

پیر مے خانہ کا وہ فیض ہو تجھ پر مینا
بھر دے پیمانہ ولیکن کبھی قلقل نہ کرے
دیکھنا چاہے اگر اپنی حقیقت سالک
شیخ سے نئے شمع جو روشن ہو گل گل نہ کرے
دل سے اپنے جو حجابات اٹھانا چاہے
غیر کے سامنے اظہار تجمل نہ کرے

متوکل کو خدا رکھتا ہی واعظ جب دوست
وہ بھی کیا آدمی ہے جو کہ توکل نہ کرے

کرد تسخیر دلم شعبدہ بازے بعجبے
جا نگدازے بعجبے عربدہ سازے بعجبے
قتل از تیغ نظر عاشق خود را بہ نمود
ترک چشمے بعجبے محرم رازے بعجبے
مہرباں با تو چہ گویم کہ زبانم قاصر
داستانے بعجبے قصہ درازے بعجبے
میخورد خون جگر ہر کہ بہ بزمش گذرد
میزبانے بعجبے بندہ نوازے بعجبے

حال خود راست بگو ہر چہ گذرد
ذکر و فکرے بعجبے ہم تگ و تازے بعجبے

زیارت کی تمنا ہے حبیب کبریا تیری
کبھی جی بھر کے دیکھوں میں شبیہ پر ضیا تیری
اشارے پر مہ و خورشید تیرے کام کرتے ہیں
خدا کو بھا گئی اے شاہ خوباں ہر ادا تیری
خدا کا راز مخفی ہے تیری ذات مقدس میں
عجب ہی ابتدا تیری عجب ہی انتہا تیری
حیات جاودانی کی عطا اللہ نے تجھکو
تیرا ہمسر ہو کب کوئی فنا تیری بقا تیری
کرو گا ہے نظر چشم شفاعت سے قیامت میں
پیمبر راہ دیکھیں گے حبیب کبریا تیری
ضرور اللہ بخشیگا گنہگاران امت کو
وہی ہے مرضی رب جہاں جو ہے رضا تیری

توجہ آپ فرمائیں اگر واعظ کی حالت پر
اٹھے پڑھتا ہوا محشر میں توصیف و ثنا تیری

یا نبی آپ کو معلوم ہے حالت میری
بے مدینہ کے ہے بےچین طبیعت میری
سب مدینہ کو چلے جاتے ہیں حاجی لیکن
آپ بلوائیں کہاں ایسی ہے قسمت میری
کرتا ہے جی بھر کے زیارت در اقدس کی مدام
کاش کہ ہوتی مدینہ میں سکونت میری
میں غلام در اقدس ہوں تمنا ہے مجھے
حشر میں آپ کرائیں گے شفاعت میری

مجھ کو مل جائیگی واللہ حیات جاوید
گر مدینہ میں خدایا بنے تربت میری

خواب میں بھی در عالی پہ میں حاضر نہ ہوا
رہ گئی باقی فقط دل میں یہ حسرت میری

نار دوزخ سے بچاتا مجھے روز محشر
آپ کے ہاتھ میں ہے عزت و حرمت میری

آرزو کچھ بھی نہیں مجھ کو سوائے دیدار
آپ کے صدقے سے میراث ہے جنت میری

گر شفاعت نہ کریں شاہ عرب اے واعظ
کچھ بھی یہ کام نہ آئیگی عبادت میری

لو خبر جلد یا نبی دل کی
بڑھ گئی حد سے بیکلی دل کی

آپ کو دیکھکر ہوا بیخود
دل لگی ہے دل میں لگی دل کی

کھچ گیا دل میں نقشہ احمد
بن گئی شکل احمدی دل کی

آستانہ پہ جا کے آنکھیں ملوں
ہے یہ امید یا نبی دل کی

کچھ دوئی کا نہیں خس و خاشاک
موج پر آج ہے ندی دل کی

لطف فرمائیں آپ واعظ پر
دور ہوں عادتیں سی دل کی

چشم حق بیں سے شہا دیکھا ہے تجھے
سربسر نور خدا دیکھا تجھے

گہ زمیں پر گاہ بام عرش پر
ہر جگہ رونق فزا دیکھا تجھے

گر شریعت کا نہ ہو پاس ادب
برملا کہدوں کہ کیا دیکھا تجھے

کرتے ہیں قدسی طواف بارگاہ
مرجع ہر دوسرا دیکھا تجھے

عالم علوی و سفلی میں تمام
جابجا نور خدا دیکھا تجھے

دور عالم کا ہوا تجھ پر تمام
ابتدا و انتہا دیکھا تجھے

عرش سے واعظ اتر آئے ملک
جس جگہ مدحت سرا دیکھا تجھے

سہارا اے سیاہ کاراں چراغ انجمن کالے
سفید ہو جاتے ہیں اعجاز جسکے بدن کالے

خدا جانے مرا کیا حال ہوگا دن قیامت کے
ہوئے اعمال نامے میرے یا شاہ زمن کالے

لگا پانی وضو کا جنکے چہرے پر قیامت میں
نہیں ہونگے منہ انکے بہ فضل ذوالمنن کالے

خیال زلف احمد اسقدر رہوے کہ میں جانوں
نظر آنے لگیں گل گشت میں یہ دل چمن کالے

سیہ کاری میری حرفوں سے واعظ ہو گئی ظاہر
معانی نے میرے بدلے ہیں غم سے پیرہن کالے

باعث فخر ہے اے شاہ غلامی تیری
زینت عرش ہے نعلین گرامی تیری

کیوں نہ اداب بجالائیں فرشتے ہر دم
موجب رحمت عالم ہے سلامی تیری

جبکہ پڑہتا ہی خدا نام محمدؐ پہ درود
کیوں نہ پھر نعت پڑہیں ترکی و شامی تیری

دراقدس تک جو پہنچے نہ پھرے وہ مایوس
خلق میں جود و کرامات سے ہے نامی تیری

جب سے مداح محمدؐ کا ہوا اے واعظ
کرگئی دل میں اثر حسن کلامی تیری

میں قربان تیرے قرب حق پانیوالے
گنہگار امت کے بخشانیوالے

نہ آئی کبھی عقل میں ذات خالق
ہو واللہ کیا خوب سمجھانیوالے

نہ ہے تشنگی قیامت سے دہشت
ہو تم آب کوثر کے پلوانیوالے

مرے مقصد دل میں الجھن پڑی ہے
تمہیں تو ہو الجھن کے سلجھانیوالے

کہاں جائیں روتے ہیں تیری ہی در پر
دل غمزدہ کے ہو بہلانیوالے

سبھی چلے جارہے ہیں مدینہ کے شیدا
بلاؤ ہمیں بھی تو بلوانیوالے

تڑپتا ہے دیدار کو تیرے واعظ
دکھا دو رہ حق کے دکھلانیوالے

پڑہو درود کہ ذکر رسول ہوتا ہے
فلک سے رحمت حق کا نزول ہوتا ہے

دعا کا وقت ہے اے عاصیو درود پڑہو
کہ مدعائے دلی اب حصول ہوتا ہے

کھلا ہے جوش محبت سے جس کسی کا دل
وہ آکے ذکر نبی میں شمول ہوتا ہے

اسیکو ہوتا ہی حاصل تقرب باری
جو بارگاہ نبی میں قبول ہوتا ہے

بچائے تاب قیامت نبی کا ایواعظ
ہے سر پہ سایہ عبث کیوں ملول ہوتا ہے

ں کلک سے تعریف ہو تحریر تمہاری
نبیوں پہ بھی واجب ہوئی توقیر تمہاری

لجھا گئی دل زلف گرہ گیر تمہاری
اور دل میں اثر کر گئی تقریر تمہاری

خسر و خوباں جہاں ہو کے خدا نے
کھینچی ید قدرت سے ہی تصویر تمہاری

راج سے جب لَوٹے تو بستر بھی ملا گرم
اور ہلتی تھی دروازہ کی زنجیر تمہاری

ین سے عقدہ کھلا دنداں کی صفت کا
اور سورہ طٰہٰ میں ہے تفسیر تمہاری

ہوں سے لگاؤں کبھی ملجائے جو مجھکو
خاک قدم پاک ہی اکسیر تمہاری

امت میں محمدؐ کے کیا ہی تمہیں پیدا
واعظ ہی جہاں میں بڑی تقدیر تمہاری

ا ہمیشہ کو کوئی آیا ہے جینے کیلئے
کوئی برسوں کے لیے کوئی مہینے کیلئے

ں نے یثرب کو کیا طیبہ تیرے دم سے نبی
واسطے تیرے مدینہ تو مدینے کیلئے

ضل و رحمت کیطرف لاتا ہی بندہ کو خدا
کرتا ہی مجبور شیطاں بغض و کینے کیلئے

ف سے واللیل ہے مقصود رخ سی والضحیٰ
اور الم نشرح ہے موزوں تیری سینے کیلئے

ہے روا گر آستاں بوسی کریں اس کی ملک
جسنے بوسے یا نبی تیرے نگینے کیلئے

فرشتوں پہ شرف لیجائیگا بے شبہ شک
ڈھنگ جسنے یا نبی تیرے قرینے کیلئے

بعد مرنیکے خداوندا طفیل مصطفےٰ
ہو کشادہ قبر اس واعظ کمینے کیلئے

مد پاک ہیں پیغمبر ذی شاں کیسے
نور سے اُن کے کھلے ہیں چمنستاں کیسے

ں آتی ہے کہیں جانب طیبہ سے نسیم
کھلے پڑتے ہیں میرے زخم نمایاں کیسے

رو کے سایہ ہے اور جسم نبی بے سایہ
قد موزوں کو کہوں سرو خراماں کیسے

ے دیوانہ کے دل میں تو ہے یثرب کا خیال
پھر پسند آئے اوسے سیر گلستاں کیسے

فی غور کریں جسم مطہر پہ تیرے
ایک جا جمع ہوئے واجب امکاں کیسے

ل رخ بنگئے حوروں کو سیاہی بلال
[illegible]

دا میں جو پیمبر کے تھا الفت اُنکی
خلق نبوی سے ہوئے پھر وہ تماشا کیسے

جابجا ہند میں کہلاتا ہوں مداح رسول
میرا مقبول جہان میں نہو دیواں کیسے

کیا ڈراتے ہو ہمیں نار سقر سے واعظ
ہیں وہ محبوب خدا شافع عصیاں کیسے

نزول رحمت ذات جناب لایزالی ہے
مجھو محفل میلاد حضرت ہونیوالی ہے
محمد مظہر شان جمالی ہے جلالی ہے
خدا نے اونکی صورت نور کے سانچے میں ڈھالی ہے
جسے دیکھا محبت میں تمہاری لاابالی ہے
وہ شرقی ہے کہ غربی ہے جنوبی یا شمالی ہے
پڑھو اونپر درود اور آل و اصحاب پر انکی
جو محبوب خدا ہے امت عاصی کا والی ہے

ہو عمر مستعار آخر نبی کی نعت میں واعظ
نجات اُخروی کی ہمنے یہ صورت نکالی ہے

باد صبا آئی ہے مدینہ کی گلی سے
گل پھولے سماتے نہیں جامے میں خوشی سے
جاتا ہے تیرے ہجر میں شیدا تراجی سے
کہدے کوئی جاکر یہ رسول مدنی سے
دکھلائیں جمال اپنا مجھے خواب میں آکر
کیا دور ہے یہ بات رسول عربی سے
بیجا ہے مہ و مہر سے تشبیہ رخ پاک
نسبت قد بے سایہ کو کیا سرو سہی سے
الفت ہے محبت ہے تعشق ہے ولا ہے
صدیق سے فاروق سے عثمان سے علی سے
لب پر ہے سدا ذکر تو دل میں ہے تصور
اسدرجہ محبت ہے مجھے آل نبی سے

تیار ہوں چلنے کیلئے ملک عدم کو
دل اُٹھ گیا واعظ میرا دنیائے دنی سے

مرحبا نشرح قرآن مبارک ہووے
حبذا جلسہ ذیشان مبارک ہووے
آج دیتے ہیں فرشتے بھی مبارکبادی
ہر محلہ میں یہ اعلان مبارک ہووے
مرد و زن خورد کلاں خرم و شاداں ہیں سب
یہ خوشی کا سر و سامان مبارک ہووے
اس سے بہتر تو خوشی کوئی بھی دنیا میں نہیں
پڑھ لیا ہمنے کہ قرآن مبارک ہووے
جملہ احباب و عزیزان و قرابت والے
اور سب کہتے ہیں مہمان مبارک ہووے
دل سے آواز یہ آتی ہے بشادی و سرور
آج نکلے میرے ارمان مبارک ہووے

ھنے والے کی کرے عمر میں خالق برکت
حفظ کرنا اسے قرآن مبارک ہووے

ہیں کو قرآن دیا اوس کو کمی ہے پھر کیا
ایسے فرماتا ہے سبحان مبارک ہووے

منیت کیلئے آئیں ہیں مقدس وحیں
بلکہ ہر ایک مسلمان بمبارک ہووے

ر عبادات کا قرآن کی تلاوت ہے ضرور
اور منور ہو دل وجان مبارک ہووے

ے ہر حرف کے دس نیکیاں لکھتے ہیں ملک
جو پڑھے شوق سے قرآن مبارک ہووے

م میں اچھا ہو وہ جو سیکھی سکھائے قرآن
یہ پیمبر کا ہی فرمان مبارک ہووے

رھنا قرآن کا ہے اللہ سے باتیں کرنا
کب ملائک کو ہے یہ امکان مبارک ہووے

سنے قرآن کے ہوتے ہیں فرشتے مشتاق
جسگھڑی پڑھتا ہی انسان مبارک ہووے

بر میں مونس غمخوار قیامت کے دن
ہو جب رحمت و غفران مبارک ہووے

و دعا مانگو گے اسوقت وہ ہوگی مقبول
ختم قرآن کا یہ فیضان مبارک ہووے

ہووے آمین ملک سنکے دعائے واعظ
بلکہ ہر صاحب ایمان مبارک ہووے

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

پشیمان ہوں اپنے گناہوں سے حق
تیرے فضل و بخشش کا ہوں مستحق

عمل کوئی اچھا نہیں میرے پاس
مگر فضل کی تیرے رکھتا ہوں آس

ے مجھے اپنے بندوں میں کرکے قبول
طفیل حسین و حسن اور بتول

زیارت نبی کی ہمیں ہو نصیب
دعا ہے یہ تجھ سے سمیع و مجیب

دے اپنی عنایت سے اور فضل سے
جگہ عرش کے زیر سایہ سے مجھے

الٰہی میرے پیر و مرشد تمام
نگاہ کرم مجھ پہ رکھیں مدام

سدا اُن کے قدموں سے آنکھیں ملوں
میں خوشبو سے اُن کے معطر رہوں

کھلا فیض کا در ہمیشہ رہے
نہ ابلیس کا مجھ پہ قبضہ چلے

الٰہی بچا مجھ کو شیطان سے
تو رکھ مجھ کو دنیا میں ایمان سے

مرے قلب کو شرک سے پاک کر
تو نور اوسمیں اپنی محبت کا بھر

دم جانکنی ہووے کلمہ نصیب
دعا ہے یہ تجھ سے سمیع و مجیب

ہو یارب مرا خاتمہ خیر سے
سنور جائیں سب کام بگڑے مرے

نہووے مجھے قبر میں کچھ عذاب
سنور جائے میرا حساب و کتاب

بچا مجھکو اسدن حمید و مجید
جہنم کہے جبکہ ہل من مزید

گذر جاوں پل پر سے میں برق وار
نہوں اہل محشر کی نظروں میں خوار

تیرا مجھکو دیدار ہووے حصول
وزاں بعد جنت میں ہووے دخول

قیامت کے میدان میں یا خدا
زباں سے کروں تیری حمد و ثنا

خدایا تو اپنی عنایات سے
بچا ہم کو دنیا کے آفات سے

رہیں خوش جہاں میں مرے والدین
ترا فضل و الطاف ہو جانبین

تو خوش رکھ خدا میرے احباب کو
مرے اقربا اور رہیں خویش جو

الٰہی میں بندہ محمد رفیق
سراپا ہوں بحر گنہ میں غریق

مکاں ایسے دریا سے مولا مرے
تو اپنی عنایت سے اور فضل سے

فرشتے بھی اسوقت آمیں کہیں
کروں جب دعا تیری درگاہ میں

تمام شد

مثنوی دلائل نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر عضو ہے زیر حکم باری
ہے کام زبان کا یادگاری

ہر شے میں تجلی خدا ہے
کب اس سے ہر ایک شے جدا ہے

حمد اس کی ادا نہو کسی سے
جن سے نہ ملک سے نہ آدمی سے

لیکن ہو تبرکا بیاں کچھ
حاصل کرے برکتیں زباں کچھ

ہر بات میں اس کو یاد رکھے
اور ذکر سے دل کو شاد رکھے

اوصاف جمال احمدی کے
زیور ہوں عروس مثنوی کے

سر حلقۂ انبیا محمدؐ
بھیج ان پہ خدا درود بیحد

اور آل صحابہ نبی پر
دائم ہو درود رب اکبر

اور جو ہیں امام شرع کامل
رحمت ہو خدا کی ان پہ نازل

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بتوفیق ترتیب مثنوی ہذا

دے نطق میری زباں کو یا رب
برکت دے میرے بیان کو یا رب

گویائی عطا وہ کر الٰہی
ہو دین کی جس سے خیر خواہی

وہ فیض ملے زباں کو مولا
ہو چوب قلم بھی جس سے گویا

خامہ ہو وہ ہم صفیر بلبل
مشتاق ہو جس کا گوش ہر گل

جاری ہو فیض سلسلہ کا
دم بند ہو اہل فلسفہ کا

تلوار کا کام لوں زباں سے
الحاد کو میٹ دوں جہاں سے

کھینچوں میں وہ مغبیوں کی صورت
مانی کو بھی جس سے آئے حیرت

ہر دائرہ آفتاب بنجائے
نقطہ کا ستارہ اوج پر آئے

ہر ایک سطر ہو رشک سنبل
اور صفحہ جواب تختۂ گل

توفیق تیری اگر ہو شامل
یہ بات نہیں ہے کچھ بھی مشکل

ہے مدنظر مجھے ہدایت
اور دین متین کی حمایت

یہ مثنوی اب قبول ہو جائے
محنت یہ مری وصول ہو جائے

رحمت سے تیرے بعید کیا ہے
مالک تو تمام خلق کا ہے

قطرے کو تو بنا دے سمندر
ذرہ کو بنائے مہر انور

کیا میں ہوں کلام کیا ہے میرا
پر تیرے کرم کا ہے بھروسا

اس پر تو اگر نگاہ فرمائے
رحمت سے تیری فروغ پا جائے

تمہید با تہدید

آثار نبوت آپ کے سب
ثابت ہیں وہ عقل و نقل سے اب

انصاف پسند جو کوئی ہے
حق مانتا ہے وہ اپنے جی سے

جو اہل کتاب تھے خوش آئیں
دانشور و حق پسند و حق بیں

آثار نبی کو دیکھ کر کے
ایمان وہ لائے صدق دل سے

جو حاسد و بد نصیب تھے شوم
وہ رہ گئے دین حق سے محروم

شہوات میں ہو گئے گرفتار
دوزخ کے ہوئے وہ خود سزاوار

ہیں اہل کتاب اب بھی ایسے
بدخواہ بنتے ہیں اہل دیں کے

تکذیب میں دین کے ہیں یار
چھاپیں ہیں رسالے اور اخبار

لیتے ہیں وہ کام فلسفہ سے
شک ڈالتے ہیں طرح طرح کے

دیدیتے ہیں مکر سے وہ دہوکا
اُن لوگوں کو سادہ دل ہیں جنکا

پس ہوگئے نیچری بہت لوگ
پیچھے یہ اُنہوں کے پڑ گیا روگ

شک لائے عقیدہ و یقیں میں
کرنے لگے قیل و قال دیں میں

دنیا کرے دین پر مقدم
ہیں اُن کے خلاف شرع ہمدم

اسلام کی مداہنت ہے
یہ کام تمام معصیت ہے

وقعت نہیں اُنکے دلمیں دیں کی
ہے اُنکی یہ کیفیت یقیں کی

بے علمی کا یہ سبب ہے سارا
سب پر ہے یہ حال آشکارا

گر دین سے ہوتے وہ خبردار
کیوں اُن پہ خدا کی پڑتی پھٹکار

بندے ہیں وہ اپنی خواہشوں کے
برگشتہ خیال ہیں اُنہونکے

لازم ہے پس اہل دیں کو اے یار
ہوشیار رہیں وہ اُن سے ہوشیار

جانیں وہ محمدی شمائل
اوصاف نبی کے اور خصائل

اور خاص کر اس زمانہ میں یار
گر تجھکو ہے حفظ دین درکار

ہو خلق محمدی سے آگاہ
دیکھا اونکا سیر بھی گاہ بیگاہ

جو اُن کے سیر سے بیخبر ہے
پس دے سکے ہی حق میں یہ خطر ہے

جو عقلی و نقلی ہیں دلیلیں
سو اچھی طرح سے یاد کرلیں

تا اون سے فزوں ہو نور ایماں
اور دشمن دین کا رد ہو ہر آن

لکھتا ہوں سُنو یہ دل لگا کر
آثار نبوت پیمبر

جب حمل میں آئے باکرامت
اور مکہ میں جب ہوئے ولادت

نظر آئے نشاں پیمبری کے
اعجاز دکھائے ایسے ایسے

تھی کفر کی جس سے بس حقارت
تھی دین متیں کی بشارت

مملو ہیں کتاب اس بیاں سے
کیونکر ہو بیان میری زباں سے

محبوب خدا نے بعد بعثت
کفار پہ پائی فتح و نصرت

حالانکہ نہ اُن کے پاس تھا مال
شاہی تھی نہ ملک اور نہ اقبال

گرویدہ ہوا اُس سے تا کہ عالم
لوگ اُس کے سبب سے ہوں فراہم

شاہوں سے نہ تھا کوئی مددگار
لشکر تھا نہ فوج اور نہ ہتیار

ہوتی تھی بتوں کی ساری پوجا
اس بات پہ متفق عرب تھا

تھی حد سے زیادہ جاہلیت
ناقص تھی تمام اُن کی عادت

تھا اُن میں تعصب اور تفاخر
اور فسق و فجور اور تکبر

خوں ریزی شعار ہو گیا تھا
تھا کفر پہ اتفاق سب کا

اُن کو نہ ملامتوں کا تھا ڈر
تھا خوف خدا نہ اُن کے دل پر

وہ امر و نہی سے بیخبر تھے
نااہل تھے اور بدگہر تھے

دکھلائی رسول کبریا نے
اُن کو رہ راست کسطرح سے

کی دین خدا کی کیسی دعوت
حضرت کی قبول کی شریعت

جس نے کہ کیا قبول اسلام
مومن ہوا وہ مبارک انجام

کفار سے آپ نے کیا جنگ
اور اُس سے ہوئے کبھی نہ دل تنگ

مقصود نہیں تھی بادشاہی
اُن کو تو پسند تھی فقیری

شاہی جو نبی کو ہوتی مقصود
اسباب بھی اُسکے ہوتے موجود

کیوں چھوڑتے ناز اور نعمت
فاقہ کی طرف نہ کرتے رغبت

دعوت تھی وہ کفر توڑنے کی
دنیائے دنی کے چھوڑنے کی

ق

فرماتے کرو خدا کی طاعت
اصحاب باینہمہ مصیبت

دل سے ہوئے اُس نبی کی منقاد
آپس میں وہ متفق تھے دلشاد

تھی آپ سے اسقدر محبت
اولاد بھی چھوڑی اور دولت

نصرت میں ہر ایک طرح تھی تیار
جاں دیتے تھے آپ پہ سب یار

سینوں کو سپر بنا دیا تھا
تیروں سے مقابلہ تھا اُن کا

کیا کیا نہ انہوں نے رنج اٹھایا
اسلام پہ اپنا سر کٹایا

یہ بھی تو نہیں تھا اُن کا مطلب
پائینگے وہ مال اور مرکب

پہلے بھی نہ اُن کو کچھ دیا تھا — خیر نام خدا کے پاس کیا تھا
دنیا کی ملی نہ اُن کو عزت — بخشی نہ انہیں کوئی ریاست
ہاں بلکہ ہمیشہ شاہ کونین — کرتے تھے تصرف انہیں با بین
اُن میں جو کوئی تونگر ہوتا — دولت کو لٹاتا فقر لیتا
چھوٹوں کو بڑوں کو سب کو سرور — انصاف سے رکھتے تھے برابر
عاقل کرے غور اور تامل — پھر سمجھے کہ ایسے کام بالکل
انجام نہ پا سکیں کسی سے — بن آئیں نہ فکر آدمی سے
حضرت کی یتیمی و سیری — تنہائی ضعیفی و فقیری
اللہ تھا آپ کی مدد پر — تھا آپ کا کام سب سے برتر
بیشک تھا یہ فیض آسمانی — اور امر الٰہی کی نشانی
عادت نہیں بلکہ خرق عادت — اعجاز نبی ہے فی الحقیقت
طاقت سے بشر کے تھا یہ باہر — اللہ نے فتح کی میسر
نبیوں کو دلائل نبوت — اعجاز ہوئی برائے حجت
اعجاز کی وجہ سے ہے اکثر — ایمان لے آئے تھے نبی پر
سب اہل کتاب آشکارا — یعنی کہ یہود اور نصاریٰ
اعجاز نبی و خرق عادت — لاتے ہیں دلائل نبوت
حضرت سے ہمارے اسطرح سے — ظاہر ہوئے معجزات کتنے
لازم ہے یقیں سب یہ لاویں — ہاتھ اپنا شکوک سے اٹھاویں
اللہ نے پہلے انبیا کو — اعجاز دیے تھے ایک یا دو
اعجاز کسی کو تین یا چار — حاصل تھے کسی کو پانچ چھہ یا ر
سات آٹھ ملے کسی نبی کو — موسیٰ کو ملے تھے معجزے نو
حضرت کو ہمارے کبریا نے — اعجاز بہت عطا کیے تھے
ہر جنس میں بلکہ دو جہاں میں — ظاہر تھے زمین آسماں میں

اگر اہل کتاب آنکھ کھولیں | حضرت کے یہ معجزات دیکھیں
دوزخ سے اگر نجات چاہیں | ایمان حبیب حق پہ لاویں
کچھ عقلیہ پیش ہیں دلائل | تا اوں سے سمجھ لے مرد عاقل
ہیں نوع اونہوں کے چھ مکمل | سن لیجئے پہلے نوع اول

نوع اول

حضرت کا وجود پاک دیکھیں | اور اہل خرد یہ بات سمجھیں
چھائی تھی جہان پر ضلالت | دنیا میں نہ تھی بجز جہالت
حضرت کا وجود پاک کیا تھا | گویا کہ چراغ دین کا تھا
تھے جن میں سے وہ نبی کامل | وہ لوگ تھے جاہلوں کے جاہل
اُن لوگوں کو علم سے تہا کیا کام | چوری میں دغا میں تھے وہ بدنام
چالیس برس کی عمر عالی | ایسی ہی مصیبتوں میں گذری
پڑھ سکتے نہ تھے کتاب کوئی | اور آتی نہ تھی شے کوئی
لاتے کوئی شعر گر زباں پر | موزوں اوسے پڑھ نہ سکتے اکثر
آپ ایسی جگہ ہوئے تھے پیدا | عالم بھی کوئی نہیں تھا ایسا

ق

ایام گذشتہ سے خبردار | پہلوں کے ہوں یاد جسکو اخبار
اور دوسرے شہر میں بھی حضرت | عالم کی کبھی نہ پائی صحبت
توریت بھی جس سے اور انجیل | پڑھ کر کے وہ کرتے قال اور قیل
علم اُن کا جہاں سے اُٹھ گیا تھا | لاکھوں میں سے کوئی جانتا تھا
توریت کے پھر بیاں مضامیں | کس طرح سے کرتے سرور دیں
علمائے یہود اور نصاریٰ | موجود تھے اُن دنوں کئی جا
حیرت میں قرآن وہ سن کے آتے | پھر اپنی کتب سے بات کہاتے
بے سیکھے ہوا یہ علم حاصل | بس ہو گئے فاضلوں کے فاضل

اکثر تھے عرب کے لوگ جاہل ۔۔ وہ شرک میں کفر میں تھے مائل

حضرت کی اُنہوں نے پائی صحبت ۔۔ صحبت سے ملی وہ اُن کو دولت

وہ علم وعمل ہوا میسر ۔۔ درجات اُنہوں نے پائے بہتر

پستی سے وہ پائی سربلندی ۔۔ بخشی اونہیں حق نے ارجمندی

حاصل ہوئے قطبیت کے مرتبے ۔۔ ابدال کے اور غوثیت کے

حاصل ہوئی اُنکو بے ریاضیت ۔۔ درجات ولایت و حقیقت

سب ولیوں سے مرتبہ ہے اعلا ۔۔ حضرت کی فقط صحابیت کا

جو حکم حضور اُن کو دیتے ۔۔ فوراً اوسے جان ودل سے کرتے

واقع کے وہ ہوتا تھا مطابق ۔۔ اور عقل کے نقل کے موافق

ہو جسکے کہ عقل کی رسائی ۔۔ سمجھے وہ ہدایت الٰہی

سکھلائی رسول نے شریعت ۔۔ اور لوگوں کو اس طرف کی دعوت

توحید سکھائی اور عبادت ۔۔ اخلاق و ادب سخا و ہمت

اور طرز معاشرت بتایا ۔۔ اور علم معاد بھی سکھایا

شامل نہیں اُسمیں نفس و شہوت ۔۔ تن پروری کی نہیں تھی عادت

دنیا کا نہ اُن کو تھا تجمل ۔۔ تھا کار سخاوت و تبذل

برہان یہ ہے پیمبری کی ۔۔ حجت یہ ہے نبوت نبی کی

نوع دوم

اب نوع دوم کا یہ بیاں ہے ۔۔ خورشید کی طرح سے عیاں ہے

حضرت نے کبھی نہ قبل بعثت ۔۔ ظاہر کی پیمبری کی حجت

اور ایسے مسائل اور اخبار ۔۔ لائے تھے زبان پہ نہ زنہار

دعویٰ نہ کبھی پیمبری کا ۔۔ حضرت کی کبھی زباں پہ آیا

مذکور کبھی جو اس کا آتا ۔۔ تھا خصم کو موقع دم زدن کا

اس فکر میں وقت سب گذارا | اب دعویٰ کیا یہ آشکارا

نوع سوم

اب نوع سوم سنو یقیں سے | واقف ہو اگر تم اپنے دیں سے
تبلیغ رسالت خدا میں | حضرت نے سہی بہت بلائیں
درپئے ہوا آپ کے زمانہ | دشمن ہوا غیر اور یگانہ
دی آپ کو طمع مال و زر کی | حضرت نے نہ اس طرف نظر کی
حضرت نے بہت اٹھائی محنت | کفار نے کی بہت ملامت
کافر تھے ہزاروں دشمن جاں | تھے ایک طرف وہ شاہ دوراں
اللہ تھا اُن کا یار و یاور | غالب ہوئے آخر اُن سبھوں پر
اور شرق سے تا بہ غرب ازجاں | ایمان لے آئے جن و انساں
پھیلا دیا سب جہاں میں اسلام | ہو سکتا تھا کس بشر سے یہ کام
شاہان زمانہ لائے ایماں | ایک ہو گئی خلق زیر فرماں
حضرت کی پیمبری کا جھنڈا | پس ہو گیا سب جہاں میں برپا
حضرت کی بڑھی وہ شان و شوکت | دنیا کی تمام آئی دولت
دولت پہ نظر کبھی نہیں کی | عادت میں تھی آپ کے فقیری
بدلی نہیں اپنی پہلی عادت | سب عمر رہی تھی ایک حالت
توڑے نہ مراسم قدیمی | چھوڑی نہ شرائط کریمی
اور صبر وہی وہی توکل | اور حلم وہی وہی تحمل
اور زہد و تواضع و فقیری | سب آخری وقت تک تھی جاری
فقرائے محبت آپ کو تھی | ملحوظ بہت تھی خاطر اُن کی
جب پایا نبی نے غلبہ اے یار | پہنچایا نہ دشمنوں کو آزار
کیا کیا نہ اٹھائیں یقیں جفائیں | کفار سے رنج اور بلائیں

بدلا بھی نہیں لیا کسی سے — حضرت نے قصور انکے بخشے
جو لوگ تھے رہروان انصاف — اوں لوگوں کے سینہ ہوگئے صاف
وہ علم و یقیں سے جان لینگے — اعجاز نبی کو مان لیں گے
جن کو کہ خدا نے عقل دی ہے — تصدیق کرینگے سچے دل سے
اوصاف حمیدہ شاہ دیں کے — اطوار شفیع مذنبیں کے
بے شبہ ہیں معجزات عقلی — برہان پیمبری عالی
شاہوں سے کہیں ہوتے ہیں کام — مقصود ہے اُن کو عیش و آرام
یہ کام نہیں ہیں سروری کے — یہ کام ہیں سب پیمبری کے

نوع چہارم

چہارم یہ دلیل باسعادت — کی اپنے رسول نے رسالت
ثابت کتب سمادیہ سے — الزام مخالفیں پہ لائے
انجیل دکھائی اور تورات — ثابت کی قرآن سے ہر ایک بات
علمائے یہود اور نصارٰے — جب سنتے لگے یہ آشکارا
دشمن ہوئے مصطفٰے کے کفار — جھٹلا نہ سکے مگر وہ زنہار
حضرت کے وسیع تھے دلائل — تائید خدا تھی اُس میں شامل

نوع پنجم

پنجم یہ دلیل قاطعہ ہے — ملتا تھا جو مانگتے تھے حق سے
حضرت کی دعا قبول ہوتی — حجت ہے یہی پیمبری کی
القصہ رسول کی دعائیں — سب عقلیہ معجزات میں ہیں

نوع ششم

اب نوع ششم کا یہ بیاں ہے — الہام الٰہی سے نبی نے

بے شبہ سنائیں غیب کی بات
نبیوں کے گذشتہ سارے حالات

اصحاب رقیم و کہف کا حال
اور اس کے سوا بہت سی مثال

ظاہر کیا قصۂ سکندر
حیران ہوئے لوگ اسکو سنکر

لقمان حکیم کے بھی قصے
لوگوں کو رسول نے سنائے

قصے وہ سنائے جب بہ تحقیق
کی اہل کتاب نے بھی تصدیق

اور یہ بھی خبر قرآن سے دی
آئندہ کو فتح روم ہوگی

مکہ کی بھی فتح کی بشارت
حضرت نے سنائی پڑھکر آیت

اور یہ بھی کہا کہ غلبہ دیں کا
ادیان و ملل پہ سارے ہوگا

یہ باتیں تمام پائیں اظہار
جھوٹی نہیں کوئی بات زنہار

ان خبروں کی انتہا نہیں ہر
شک ہو جسے وہ سیر کو دیکھے

ہوگی جسے کچھ سمجھ میسر
تصدیق کریگا وہ برابر

بے شبہ و گمان رسول حق ہیں
کشاف دقائق ادق ہیں

دے سب کو خدا تو نیک توفیق
تبلا دے کرم سے راہ تحقیق

شیطاں نے بھلا دی راہ سیدہی
اور نفس نے بھی وہ سرکشی کی

توحید کے راستہ کو بھولے
الفت بھی گئی تری دلوں سے

قطعات متعلقہ دیوان واعظ

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر منتخب شعرا زمان جناب معلی القاب سید غوث محمد خانصاحب متخلص بہ غوث آنریری مجسٹریٹ ریاست بھرتپور رئیس دہلی دام اقبالہٗ

چھپا دیوان بمدح شاہ کونین — کہ جسکے دیکھنے کو دل ہے بےچین
ندا آئی فلک سے بہر تاریخ — یہ کہدو غوث، باغ قاب قوسین

سنہ ۱۳۳۲ھ

ایضاً قطعہ از جناب موصوف

دیواں چھپا ہے آج بحسن کمال خاص — ظاہر ہے جس سے شان جمال جلال خاص
تاریخ کیلئے جو کیا غوث ہمنے غور — آئی ندا یہ غیب سے کہدو خیال خاص

سنہ ۱۳۳۲ھ

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار منشی بدائع نگار شرافت پناہ جناب منشی فضل اللہ صاحب متخلص فضل شاہجہاں پوری کاپی نویس مطبع افضل المطابع دہلی۔

مشام خلق کردہ عطر آگیں — بہار گلشن دیوان واعظ
بگفتم فضل این تاریخ طبعش — دُرِ یکدانۂ دیوان واعظ

سنہ ۱۳۳۲ھ

قطعہ تاریخ دیوان از مصنف سلمہٗ

طبع شد اندریں زمان دیوان — دافع کربت و بلا و شین
گفت تاریخ ہاتفی واعظ — گلشن نعت قبلۂ دارین

سنہ ۱۳۳۲ھ

قطعہ تاریخ از منشی عطار درقم بیضا قلم مورد انوار سبحانی مصدر فیوض رحمانی جناب منشی سید محمد شفیع الدین صاحب نقشبندی مجددی مالک مطبع افضل المطابع دہلی

میرے مشفق نے وہ کہا دیواں
اسکی تاریخ اے شفیع الدین
جو کہ ہے دل پسند خاص و عام
کہدے یہ ہے بہار باغ کلام
سنہ ۱۳۳۲ ھ

قصیدہ بہ تہنیت جلسہ سالانہ مدرسہ اسلامیہ مظہر الاسلام ادام اللہ الی یوم القیام واقع فراشخانہ نگینہ محل دہلی۔ منعقدہ ۱۷ رمئی سنہ ۱۹۱۴ع

خدا کی حمد نعت احمد ذیشان کرتے ہیں
پھر اپنی جان وصف آل پر قربان کرتے ہیں
یہ ہر سالانہ جلسہ مدتوں سے تھی خبر جس کی
ہم اسکے مقصدوں کا اسجگہ اعلان کرتے ہیں
عجب یہ مدرسہ ہے دین و دنیا اس سے ہیں حاصل
ترقی کی دعا اسکے لیے ہر آن کرتے ہیں
ہے تعلیم نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ اسمیں
کبھی درجہ میں از بر دین کے ارکان کرتے ہیں
کسی جا ناظرہ خواں ہیں کسی جا ترجبہ والے
کسی درجہ میں حافظ یاد سب قرآن کرتے ہیں
عجب قرأت عجب لہجہ عجب آواز ہے اُن کی
مسخر قلب کو اطفال خوش الحان کرتے ہیں
جماعت ہے کوئی اُردو کی کوئی فارسی کی ہے
اور انگریزی کی جانب خلق کا میلان کرتے ہیں